بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاضل بریلوی اور امام ابراھیم دھان مکی کا خاندان

نویں صدی ہجری کے آخری عشروں میں دھان خاندان فتن شہر سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ جابسا، دھان کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کی زبان میں تاجر کو ''دھنی'' کہتے تھے جو کہ اس خاندان کے جداعلیٰ کا لقب تھا، جب یہ خاندان مکہ مکرمہ پہنچا تو دھنی کا لفظ معرب ہوکر دھان بن گیا(۱) پھر مکہ مکرمہ بلکہ پوری عرب دنیا میں خاندان ''الدھان'' کے نام سے معروف ہوااور صدیوں تک مکہ مکرمہ کے علمی وروحانی خاندانوں میں شمار رہوا، مختلف ادوار میں اس میں متعدد علماء کرام واولیاء عظام ہوگزرے جن میں سے امام ابراہیم دھان، شیخ تاج الدین دھان، شیخ احمد دھان، شیخ اسعد دھان اور شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمہم اللہ تعالیٰ کے علمی مقام وخدمات کا مؤرخین نے بطور خاص ذکر کیا ہے، آئندہ سطور میں ان علماء کے حالات نیز فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے ان کے تعلق کی تفصیلات پیش کی جارہی ہیں۔

(۱) امام ابراہیم دھان حنفی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۰۵۳ھ)

امام ابراہیم بن عثمان بن عبدالنبی بن عثمان بن عبدالنبی دھان رحمتہ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، شیخ عبدالنبی بلخی رحمتہ اللہ علیہ(۲) سے عربی علوم وفقہ پڑھی اور عارف باللہ شیخ طریقت فخر مکہ صفی الدین شیخ احمد بن ابراہیم علان صدیقی نقشبندی مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ(۳) سے بیعت کر کے خلافت پائی اور کئی برس تک آپ سے فیض یاب ہوئے، نیز علامہ سید صبغت اللہ رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ اکابر علماء سے استفادہ کیا، تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ ابراہیم دھان صفاومروہ کے درمیان بہرام آغا کے قائم کردہ مدرسہ میں استاد ہوئے، جہاں لاتعداد طلباء نے آپ سے تعلیم پائی اور مشہور علماء میں شمار ہوئے، آپ کے شاگردوں میں صاحب تصانیف جلیلہ الامام الکبیر فقیہہ العصر شیخ ابراہیم ابوسلمہ حنفی رحمتہ اللہ علیہ(۴) اور شیخ محمد علی بخاری قربی حنفی رحمتہ اللہ علیہ(۵) جیسے اکابر علماء مکہ شامل ہیں۔

شیخ ابراہیم دھان رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کے حددرجہ مطیع وفرمانبردار تھے، آپ پڑھانے میں مگن ہوتے اور ایسے میں والد ماجد کی طرف سے طلبی کا پیغام موصول ہوتا تو آپ تدریس کا سلسلہ روک کر فوراً اُٹھ کھڑے ہوتے اوران کی خدمت میں حاضر ہوکران کی ضرورت پوری کرتے اور پھر واپس آکر تدریس جاری رکھتے، شیخ ابراہیم دھان عمر بھر فروغ علم اور رشد وہدایت میں مصروف رہے نیز آپ نے شیخ تاج الدین مالکی رحمتہ اللہ علیہ کے ''رسالة فی نقض القسمة'' کارد لکھا۔(۶)

مکہ مکرمہ میں طبقہ اول کے عالم، ادیب وشاعر شیخ بدرالدین خوج حنفی رحمۃ اللہ علیہ(۷) نے شیخ ابراہیم دھان کا تعارف ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

''الشیخ الامام العلامہ الفقیہ المفتی فی العلوم الدینیة، المجمع علی جلالة فیھا، وتبحرہ واحاطتہ بالعلوم العقلیة''

شیخ ابراہیم دھان نے ۱۰۵۳ھ/۱۶۶۳ء میں وفات پائی۔(۸)

(۲) امام تاج الدین دھان رحمۃ اللہ علیہ

امام الفقہاء فی عصرہ، مدرس مسجد احرام شیخ تاج الدین بن احمد بن امام ابراہیم دھان بن عثمان بن عبدالنبی بن عثمان بن عبدالنبی دھان حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اکابر علماء مکہ سے تعلیم پائی، فقیہ حنفی، سو سے زائد کتب کے مصنف، مفتی مکہ مکرمہ شیخ ابراہیم بیری رحمۃ اللہ علیہ(۹) جیسے اکابرین سے استفادہ کیا نیز الامام الکبیر شیخ الشیوخ محدث حجاز مسند العصر قدوۃ الصالحین صاحب تصانیف کثیر شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ علیہ(۱۰) کی خدمت میں طویل عرصہ حاضر رہے اور فقہ تفسیر حدیث اصول نحو وغیرہ متعدد علوم میں تعلیم مکمل کی، شیخ تاج الدین دھان مسجد حرام میں مدرس رہے، اپنے دور کے عظیم فقیہ وولی کامل ہوئے اور خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی، آپ عمر بھر درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور عبادت میں مشغول رہے، آپ کی تصانیف یہ ہیں:

۱۔ **اجادة النجدة بمنع القصر فی طریق جدة**، علماء مکہ مکرمہ کے درمیان مسئلہ زیر بحث آیا کہ مکہ مکرمہ سے جدہ تک سفر میں قصر نماز جائز ہے یا نہیں، شیخ قطب الدین نھر والی مکی قادری رحمۃ اللہ علیہ(۱۱) وغیرہ بعض علماء مکہ نے اس کے جواز پر فتویٰ دیا، بعد ازاں شیخ ابراہیم بیری مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر ''**رسالة فی حکم قصر الصلاة فی طریق جدة**'' لکھی، اور شیخ تاج الدین دھان نے مذکورہ مسافت کے دوران قصر نماز کے عدم جواز پر یہ کتاب لکھی جو آپ نے ۲۸ / رمضان ۱۱۲۲ھ کو مکمل کی، **اجادة النجدة** کے کل چار مخطوطات ہیں ان میں سے دو مکتبہ مکہ مکرمہ میں ۶/ مجامیع ۱۳۰۶ھ اور ۳۸/ فقہ حنفی ۱۳۱۱ھ موجود ہیں، تیسرا نسخہ اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے مرکزی کتب خانہ میں ۴۰۳/۴ اور چوتھا مکتبہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم طائف میں ۱۴۸/۴ محفوظ ہے، یہ کتاب ۱۳۳۱ھ میں مطبع ماجدیہ مکہ مکرمہ میں طبع ہوئی۔(۱۲)

۲۔ **کفایة المتطلع لما ظھر وخفی، من مرویات الشیخ حسن بن علی عجیمی**، دو ضخیم جلدوں اور چار ابواب پر مشتمل یہ کتاب آپ نے اپنے استاد شیخ حسن بن علی عجیمی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور اسانید ومرویات پر تصنیف کی، مؤرخین نے اس کے مختلف نام ذکر کئے جو یہ ہیں، **کفایة المطالع**(۱۳) **کفایة المطلع**(۱۴) **کفایة المستطلع او کفایة المستطلع ونھایة**

المتطلع(۱۵) کفایة الالمُطَلَع (۱٦)اور محققین نے آخرالذکر نام درست قرار دیا، اس کا ایک مخطوطہ مکہ مکرمہ میں شیخ ھشام عجیمی کے ذخیرہ کتب میں موجود ہے جو ۲۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۱۷) نے نقل کیا، دوسرا مخطوطہ پبلک لائبریری رباط مراکش میں ۱۰۹۸/ ذخیرہ کتانی ۱۵۲ صفحات محفوظ ہے، علاوہ ازیں مکتبہ حرم مکی میں کفایة المتطلع نام کے دو مخطوطات ۷۹٦، ۷۹۷ ہیں، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلّمی یمنی (پ ۱۳۴۷ھ) جو تیس برس سے زائد عرصہ تک مکتبہ حرم مکی سے وابستہ رہے اور آخر میں اس کے محافظ بنے پھر ۱۴۰۸ھ میں ملازمت پوری کر کے سبکدوش ہوئے بعد ازاں اس مکتبہ میں موجود تمام مخطوطات کی فہرست مرتب کی جو ۴۳۸ صفحات پر شائع ہوئی، شیخ عبداللہ نے نہ جانے کیوں کفایة المتطلع کے مذکورہ دونوں مخطوطات کو شیخ حسن عجیمی کی تصنیف قرار دے دیا (۱۸)، اب سے تقریباً ایک صدی قبل فھرس الفھارس کے مصنف نے مکہ مکرمہ میں اس کتاب کی ایک جلد دیکھی اور اس سے استفادہ کیا (۱۹) بعد ازاں شیخ محمد یاسین فادانی مکی نے نہ صرف یہ کہ اس کتاب سے استفادہ کیا بلکہ اس کا ایک نسخہ نقل کیا، علم روایت پر گہری نظر رکھنے والے ان دونوں علماء کے علاوہ دیگر تذکرہ نگار اس پر متفق ہیں کہ یہ کتاب شیخ تاج الدین دھان رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو ۱۹۹۴ھ تک شائع نہیں ہوئی (۲۰)، خود شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر متعدد رسائل و کتب تصنیف کئے لیکن اس نام کی ان کی کوئی تصنیف نہیں، ہاں شیخ حسن عجیمی نے جن علماء و مشائخ سے استفادہ کیا یا جن اکابرین سے آپ کی ملاقاتیں رہیں ان کے حالات پر آپ نے کتاب ضرور لکھی لیکن اس کا نام ''خبایا الزوایا'' ہے جس کا مخطوط، اس کی فوٹو کاپی اور مائیکرو فلم حرم مکی میں ہی موجود ہے، نیز آپ نے اپنے حالات زندگی پر کتاب ''اسبال الستر الجمیل علی ترجمة العبد الذلیل'' لکھی جس کا مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ میں محفوظ ہے۔(۲۱)

۳۔ تثقیف وعی الالباب بتلقیف الآیة واحادیث بدء الوھی للباب، مخطوط مکتبہ حرم مکی ۷٦٦/۳/۱۔(۲۲)

۴۔ رسالة فی القنوت فی الفجر وغیرھا من باقی الاوقات، عند حدوث النازلات

۵۔ رسالة فی الاستخارة بجمیع ما یتعلق بھا۔(۲۳)

امام تاج الدین دھان رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے جو اکابر علماء میں شمار ہوئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ عارف باللہ فقیہ حنفی صاحب تصانیف علامہ سید امین میر غنی مکی رحمۃ اللہ علیہ (۲۴)

۲۔ مدرس مسجد حرام استاذ العلماء شیخ عبدالرحمٰن فتنی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (۲۵)

۳۔ عارف کامل محدث فقیہ نوے سے زائد کتب کے مصنف شیخ محمد عقیلہ مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ(۲۶)

حضرت شیخ تاج الدین دھان رحمتہ اللہ علیہ کے سنین ولادت ووفات کہیں درج نہیں تاہم آپ نے طویل عمر پاکر ۱۱۶۰ھ/ ۱۷۴۷ء کے بعد وفات پائی (۲۷)

امام الآئمہ محدث اعظم مراکش پیر طریقت علامہ سید محمد عبدالحیٔ کتانی رحمتہ اللہ علیہ (۲۸) نے **فھرس الفھارس** میں پانچ مقامات پر امام تاج الدین دھان کا ذکر کیا، مؤرخ حجاز واستاذ العلماء شیخ احمد حضراوی مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ (۲۹) نے ''**تاج تواریخ البشر**'' میں (۳۰) اور شیخ الخطباء والائمۃ مسجد الحرام وقاضی مکہ مکرمہ شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (۳۱) نے ''**نشر النور**'' میں آپ کے مفصل حالات درج کیے، اور یہی اس موضوع پر بنیادی ماخذ ہیں (۳۲)، امام تاج الدین دھان رحمتہ اللہ علیہ کے یہ تینوں سوانح نگار، فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔

(۳) عارف باللہ شیخ احمد دھان رحمتہ اللہ علیہ (م۱۲۹۴ھ)

ولی کامل استاذ العلماء شیخ احمد بن اسعد بن احمد بن امام تاج الدین بن احمد بن امام ابراہیم بن عثمان بن عبدالنبی بن عثمان بن عبدالنبی رحمتہ اللہ علیہ ذی الحجہ ۱۲۲۲ھ/ ۱۸۰۸ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، صاحب **نزھۃ الخواطر** نے آپ کا اسم گرامی یوں لکھا ''**السید احمد بن عفیف بن اسعد الدھان الحضرمی**'' (۳۳)، موصوف کی اس عبارت میں چار اغلاط ہیں، پہلی یہ کہ شیخ احمد دھان ''سید'' خاندان کے فرد نہیں تھے، دوسری ''عفیف'' آپ کا لقب ہے نہ کہ والد ماجد کا نام، آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی اسعد ہے، تیسری آپ کے دادا کا نام بھی احمد ہے اسعد نہیں اور چوتھی یہ کہ جنوبی یمن کے علاقہ حضر موت سے آپ کا کوئی تعلق نہیں، لہٰذا مذکورہ عبارت یوں ہونی چاہیئے تھی: ''**الشیخ العفیف، احمد بن اسعد بن احمد بن تاج الدین الدھان المکی**''۔(۳۴)

شیخ احمد دھان نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اکابر علماء کرام شیخ محمد فیلہ رحمتہ اللہ علیہ (۳۵)، مفتی شافعیہ شیخ احمد دمیاطی مصری مکی مدنی رحمتہ اللہ علیہ (۳۶)، مدرس مسجد حرام عالم جلیل شیخ ابراہیم کسکلی مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (۳۷)، عارف باللہ صاحب تصانیف مفتی مالکیہ علامہ سید احمد مرزوقی حسنی مصری مکی رحمتہ اللہ علیہ (۳۸)، مفتی بنگال محدث مفسر مدرس مسجد حرام شیخ محمد مراد بنگالی مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (۳۹)، صاحب **ادل الخیرات** علامہ اسماعیل آفندی ادجنکلی حنفی رحمتہ اللہ علیہ سے ظاہری وباطنی علوم حاصل کئے اور فقہ وحدیث میں کمال پایا، آپ کے سب سے اہم استاد ومربی علامہ سید احمد مرزوقی رحمتہ اللہ علیہ تھے جو گھر میں درس دیا کرتے جہاں شیخ احمد دھان طویل عرصہ آپ کی خدمت میں حاضر رہے اور بھرپور استفادہ

کیا۔

حضرت شیخ احمد دھان رحمتہ اللہ علیہ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد گھر پر حلقہ درس قائم کیا جہاں لاتعداد طالبان علم آپ سے فیض یاب ہوئے، آپ تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، آپ تصوف کے موضوع پر امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ (م ۵۰۵ھ) کی تصنیف ''احیاء علوم الدین'' کا درس دینے میں شہرت رکھتے تھے چنانچہ دور دراز کے طلباء آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا درس سماعت کرتے (۴۰)، شیخ احمد دھان مکہ مکرمہ کے اہم عالم دین، ولی کامل، زاہد و عابد اور تواضع وانکسار وغیرہ اوصاف حمیدہ سے متصف تھے، درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور نفلی عبادات میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ آپ کا معمول تھا کہ پانچوں نمازیں مسجد حرام میں ادا کیا کرتے، آپ کی دو تصنیفات کے نام معلوم ہو سکے جو یہ ہیں:

۱۔ **المواهب المكية بفيض العطية**، علم تجوید پر ایک جامع کتاب (۴۱) سن تالیف ۱۲۶۰ھ، مکتبہ حرم مکی میں اس کے دو مخطوطات ۳۸۰۵، ۳۹۸۹ بنام ''**المواهب المكية فى تعريف تجويد الادائية**'' و دار الکتب مصریہ قاہرہ میں ایک مخطوط ۶۷ موجود ہے۔ (۴۲)

۲۔ **مبسوط الكافى فى العروض والقوافى** (۴۳)

شیخ احمد دھان رحمتہ اللہ علیہ سے عرب وعجم کے لاتعداد اہل علم نے استفادہ کیا آپ کے شاگردوں میں سے چند اہم نام یہ ہیں:

۱۔ امام مسجد حرام، مرشد السالکین ومربی المریدین، علامہ سید صالح حسنی ادریسی زواوی مکی شافعی نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ (۴۴)

۲۔ مسند شام خاتمۃ المحدثین محقق، جامع مسجد بنو امیہ دمشق کے خطیب علامہ سید محمد ابو النصر خطیب دمشقی شافعی جیلانی شاذلی رحمتہ اللہ علیہ (۴۵)

۳۔ مسند العصر علامہ سید محمد علی بن ظاہر وتری حسنی نجفی مدنی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (۴۶)

۴۔ عالم دین ومصلح شیخ سلیم بخاری دمشقی (۴۷)

۵۔ عارف باللہ علامہ سید ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن شہاب الدین حضرمی رحمتہ اللہ علیہ نزیل حیدر آباد دکن (۴۸)

۶۔ علامہ شیخ صالح بن سلیمان بن عبد الستار میمن مہاجر مکی (۴۹)

۷۔ عارف باللہ وعالم جلیل شاہ ابو الخیر عبد اللہ مجددی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (۵۰)

۸۔ آرہ ہندوستان کے غیر مقلد عالم، کتاب فقہ محمدی کے مصنف مولوی ابراہیم آروی (م ۱۳۱۹ھ) مدفون مکہ مکرمہ (۵۱)

۹۔ مولوی عبداللہ بایزید پوری (م ۱۳۲۸ھ) گیا (صوبہ بہار، ہندوستان) کے غیر مقلد عالم (۵۲)

حضرت شیخ احمد دھان حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے (۵۳)، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ احمد دھان رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ملاقات نہیں ہوئی، آپ کی وفات کے تقریباً ایک سال بعد یعنی ۱۲۹۵ھ میں فاضل بریلوی نے پہلا سفر حج اختیار کیا۔

(۴) جسٹس مکہ مکرمہ شیخ اسعد دھان رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۱ھ)

شیخ اسعد بن علامہ احمد بن اسعد بن احمد بن فہامہ تاج الدین بن احمد بن فقیہ امام ابراہیم بن عثمان بن عبدالنبی بن عثمان بن عبدالنبی دھان مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۴ء کے بعد مکہ مشرفہ میں پیدا ہوئے، آپ شیخ دھان کے بڑے فرزند ہیں، آپ نے قرآن مجید حفظ کیا اور فن تجوید سیکھ کر اس میں کمال حاصل کیا پھر مسجد حرام میں بارہا نماز تراویح کی امامت فرمائی، آپ طلب علم میں مشہور تھے، شیخ اسعد دھان نے مدرسہ صولتیہ (۵۴) و مسجد حرام نیز بلد حرام کے جملہ علماء و مشائخ عظام سے تعلیم پائی، علامہ جلیل مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی رحمت اللہ علیہ (۵۵) کے حلقہ درس میں پہنچے اور آپ سے نحو، صرف، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، توحید، منطق، حساب، معانی، بیان، ھندسہ وغیرہ علوم پڑھے، نیز مولانا کیرانوی کے شاگرد مولانا حضرت نور افغانی پشاوری مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (۵۶) کی خدمت میں باقاعدگی سے حاضر رہے اور آپ سے متعدد علوم اخذ کئے، مولانا اسماعیل نواب رحمۃ اللہ علیہ (۵۷) سے منطق اور تصوف کے علوم پڑھے، علامہ عبدالحمید داغستانی شروانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۵۸) سے حدیث کی کتاب ترمذی شریف اور مفتی احناف شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (۵۹) سے تفسیر پڑھی، علاوہ ازیں حافظ عبداللہ ہندی رحمۃ اللہ علیہ (۶۰) اور مفتی شافعیہ شیخ الاسلام علامہ سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۶۱) کی شاگردی اختیار کی نیز شیخ حسین جسر طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۷ھ) اور علامہ سید محمد ابوالنصر خطیب دمشقی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حرمین شریفین وارد ہونے والے علماء و مشائخ سے استفادہ کیا (۶۲)، شیخ اسعد دھان رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر علوم میں مہارت تامہ حاصل کی پھر مسجد حرام میں مدرس تعینات ہوئے جہاں خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی اور جم غفیر نے نفع پایا۔ (۶۳)

شیخ اسعد دھان مشہور علما مکہ میں سے تھے، کوتاہ قد، نحیف جسم اور داڑھی گھنی تھی، علماء کا وقار اور ہیبت آپ کی شخصیت عیاں تھے، زہد و ورع اور اخلاص میں اپنے بھائی حضرت شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمۃ اللہ علیہ سے کمتر نہ تھے لیکن حصول علم کی غرض و غایت، اس کی اشاعت اور عبادت کے لئے گوشہ نشینی تک محدود

خیال نہ فرماتے، بلکہ آپ علم دین کے لئے عملی زندگی کے معرکوں میں شرکت اور امت کی فلاح و بہبود کے لئے روبہ عمل ہونے کو ضروری سمجھتے تھے، لہذا آپ علم کی خدمت کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے مختلف اہم عہدوں کی سونپی گئی عظیم ذمہ داریوں کو بھی پورا فرماتے، جو آپ کی صلاحیت واہلیت کے پیش نظر آپ کے سپرد کی جاتیں (۶۴)، چنانچہ گورنر مکہ مشرفہ سید حسین بن علی (۶۵) نے آپ کو شرعی مقدمات نبٹانے والے نائب کا معاون اور مجلس تعزیرات شرعیہ کا رکن مقرر کیا، نیز گورنر نے آپ کو شرعی عدالت میں نیابت کی ذمہ داری سنبھالنے کو کہا لیکن شیخ اسعد دھان نے معذرت کر دی اور یہ منصب قبول نہیں کیا، علاوہ ازیں آپ معلمین سے معاملات کی چھان بین کرنے والے ادارے ھیئۃ مجلس تدقیقات امور المطوفین (۶۶) کے صدر رہے، قبل ازیں آپ کے چچا شیخ محمد دھان رحمۃ اللہ علیہ اس ادارے سے وابستہ رہ چکے تھے (۶۷)، شیخ اسعد دھان رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۷ھ (۶۸) میں مکہ مکرمہ شہر کے جج بنائے گئے، لیکن ان تمام تر مصروفیات کے ساتھ آپ مسجد حرام میں واقع مدرسہ سلیمانیہ میں درس دیتے، گورنر مذکور نے تدریس کے لئے آپ کا وظیفہ مقرر کر رکھا تھا، آپ صبح وشام باب سلیمانیہ کے برآمدہ میں حلقہ درس کرتے جس میں بالعموم علماء اور ممتاز طلباء شرکت کیا کرتے، آپ نے ہمہ جہت مشاغل کے باوجود تدریس کا یہ سلسلہ کبھی منقطع نہیں کیا (۶۹)، عمر عبدالجبار مکی (۷۰) نے آپ کے حلقہ درس میں شرکت کی پھر آپ کے خطاب کا نمونہ اپنی کتاب میں درج کیا، شیخ اسعد دھان نے تمام ذمہ داریاں پوری تندہی، اخلاص اور زیرگی سے نبھائیں اور مشکلات کے حل کرنے میں پوری لیاقت، دانائی اور دشمنوں کو ساتھ لے کر چلنے کے سلیقہ سے کام لیا۔(۷۱)

حضرت مولانا شیخ اسعد دھان رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے چند نام یہ ہیں:

۱۔عارف باللہ مدرس مسجد حرام علامہ شیخ عَیدروس بن سالم البار رحمۃ اللہ علیہ (۷۲)

۲۔ مدرس مسجد حرام شیخ السادۃ العلویۃ علامہ شیخ صالح بن سید علوی بن عقیل شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۷۳)

۳۔ مدرس مسجد حرام قاضی شیخ بکر بن محمد سعید بابصیل شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۷۴)

۴۔ مدرس مسجد حرام، مجلس شوریٰ کے نائب صدر، محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر علامہ شیخ سید صالح بن ابوبکر شطا شافعی (۷۵)

۵۔ مدرس مسجد حرام، قاضی، محکمہ امر بالمعروف والنھی عن المنکر کے صدر شیخ عبدالعزیز عکاس نجدی (۷۶)

۶۔ مدرس مسجد حرام شیخ محمد علی بلخیور (۷۷)

۷۔ مدرس مسجد حرام ومدرسہ صولتیہ ومدرسہ فلاح مکہ مکرمہ، قاضی، فاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ احمد ناضرین مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۷۸)

۸۔مدرس مسجد حرام علامہ فقیہ محدث معقولی شیخ حسن یمانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ(۷۹)

۹۔مدرس مسجد حرام قاضی شیخ سالم شفی(۸۰)

شیخ اسعد دھان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اہم کام یہ انجام دیا کہ دھان خاندان کے اکابر علماء کرام کے حالات شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید رحمۃ اللہ علیہ کو فراہم کئے جوانہوں نے اپنی تصنیف ''نشر النور'' میں شامل کئے اور یہی کتاب دھان علماء کے حالات پر سب سے اہم ماخذ ہے، شیخ عبداللہ مرداد لکھتے ہیں کہ شیخ اسعد دھان جو اس وقت ہمارے درمیان موجود ہیں آپ حظ لطیف کے مالک، تلاوت قرآن مجید اور اذکار کے پابند ہیں، آپ کے رات اور دن مختلف ذمہ داریوں میں منقسم ہیں۔(۸۱)

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ(۱۲۷۲ھ۔۱۳۴۰ھ/۱۸۵۶ء۔۱۹۲۱ء) دوسری بار حج وزیارت کے لئے ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء میں مکہ مکرمہ پہنچے تو دیگر اکابر علماء مکہ کی طرح شیخ اسعد دھان رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل بریلوی سے متعدد بار ملاقات کی، مختلف اہم علمی موضوعات پر باہم تبادلہ خیالات کیا پھر فاضل بریلوی کی دو عربی تصنیفات، وسعت علوم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر وھابیہ کے شکوک وشبہات اور اعتراضات کے ازالہ کے لئے لکھی گئی کتاب ''الدولة المكيه بالمادة الغيبيه''(۱۳۲۳ھ) اور علماء دیوبند، غیر مقلد وھابیہ، قادیانیہ کے بعض عقائد وافکار کے بارے میں شرعی حکم جاننے کے لئے مرتب کی گئی ''حسام الحرمين على منحر الكفر والمين''(۱۳۲۴ھ) پر شیخ اسعد دھان نے تقریظات قلمبند کیں نیز مختلف اسلامی علوم میں فاضل بریلوی سے اجازت وخلافت پائی۔

شیخ اسعد دھان نے حسام الحرمین پر تقریظ لکھتے ہوئے فاضل بریلوی کے علم وفضل کا اعتراف ان الفاظ میں کیا:

''نادرة الزمان ونتيجة الاوان العلامة الذى افتخرت به الاواخر على الاوائل والفهامة الذى ترك بيتبيانه سبحان باقل سيدى وسندى الشيخ احمد رضا خان البريلوى''۔(۸۲)

اور فاضل بریلوی نے آپ کے نام سند اجازت جاری کرتے ہوئے ان القاب سے نوازا :

''حسنة الزمان مولنٰا الشيخ اسعد الدهان''(۸۳)

''الشيخ الاسعد الامجد الاوحد الارشد المتضلع من الفنون الحائز بين الاصول والغصون مولنٰا اشيخ اسعد الدهان ابن العالم العامل الفاضل الكامل الولى العارف بالله الرحمن حضرة الشيخ المرحوم بكرم الله تعالیٰ احمد الدهان''۔(۸۴)

شیخ اسعد دھان رحمۃ اللہ علیہ کے سنین ولادت ووفات دونوں میں اختلاف ہے، نشر النور سے اتنا

واضح ہے کہ آپ ۱۲۸۰ھ کے بعد اور ۱۲۸۳ھ سے قبل پیدا ہوئے (۸۵) جبکہ عمر عبدالجبار اور ان کی اتباع میں دیگر تذکرہ نگاروں نے آپ کا سن وفات ۱۳۳۸ھ لکھا (۸۶) اور شیخ عبداللہ غازی ہندی مہاجر مکی (۸۷) کے بقول آپ کی وفات ۱۳۴۱ھ میں ہوئی (۸۸)، راقم السطور نے ان مصادر سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شیخ اسعد دھان مکی حنفی ۱۲۸۰ھ سے ۱۲۸۲ھ کے درمیانی عرصہ میں اس جہان فانی میں آئے اور ۱۳۴۱ھ میں رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ

(۵) استاذ العلماء شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۷ھ)

مسجد حرام و مدرسہ صولتیہ کے مدرس، ماہر فلکیات شیخ عبدالرحمٰن بن علامہ احمد بن اسعد بن امام تاج الدین بن احمد بن امام ابراہیم بن عثمان بن عبدالنبی بن عثمان بن عبدالنبی دھان مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، تعلیم کی ابتداء اپنے والد ماجد شیخ احمد دھان رحمۃ اللہ سے کی، قرآن مجید حفظ کیا نیز تجوید سیکھی پھر مسجد حرام میں نماز تراویح کی امامت پر مامور ہوئے، شیخ عبدالرحمٰن دھان نے مزید حصول علم کے لئے مدرسہ صولتیہ میں داخلہ لیا اور فخر العلماء پایۂ حرمین شریفین مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکی رحمۃ اللہ علیہ سے نحو، منطق، توحید، فقہ، ھندسہ وغیرہ علوم وفنون کی متعدد کتب پڑھیں، مولانا اسماعیل نواب کابلی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں طویل عرصہ حاضر رہے اور آپ سے منطق، تصوف وغیرہ علوم اخذ کئے (۸۹)، نیز شیخ الاسلام علامہ سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۹۰)، مفتی احناف شیخ عبدالرحمٰن سراج حنفی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ عبداللہ ہندی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ملا یوسف بنگالی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱) کی شاگردی اختیار کی، علامہ جلیل شیخ عبدالحمید داغستانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ترمذی شریف پڑھی اور شیخ عبدالحمید بخش ہندی رحمۃ اللہ علیہ (۹۲) سے علم فلک سیکھ کر اپنے دور کے اہم ماہرین فلکیات میں شمار ہوئے۔

شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمۃ اللہ علیہ مسجد حرام نیز مدرسہ صولتیہ میں مدرس مقرر ہوئے جہاں طالبان علم نے آپ سے بھرپور استفادہ کیا اور آنے والے دور میں آپ کے شاگردوں میں سے بہت بڑی تعداد اکابر علماء مکہ میں شمار ہوئی، آپ مسجد حرام میں باب سلیمانیہ کے سامنے برآمدہ میں حلقہ درس منعقد کرتے جس میں تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ علوم میں تعلیم دیا کرتے، عمر عبدالجبار مکی نے علم تفسیر پر آپ کے چند دروس سماعت کئے پھر ان کا خلاصہ اپنی کتاب میں درج کیا اور لکھا کہ شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمۃ اللہ علیہ اکابر علماء مکہ میں سے تھے، آپ زہد وورع، تواضع اور علم وفضل میں مشہور تھے، آپ ہمیشہ سفید لباس زیب تن کیا کرتے، آپ حلقہ درس میں تدریس میں مشغول ہوتے یا گھر پر آرام کر رہے ہوتے، کہیں جا رہے ہوتے یا کسی مقام پر استراحت فرما ہوتے، ہر حال میں غرباء وفقراء نیز اپنے سے چھوٹی عمر والوں کی تواضع آپ

کے معمولات میں سے تھی، آپ امیر وغریب، عالم وجاہل غرضیکہ ہر طبقہ کے افراد سے ملاقات پر خندہ پیشانی سے پیش آتے، آپ اچھے دل اور صاف نیت، تدریس میں مخلص، طلباء کو دینی علوم میں تفقہ پیدا کرنے میں بے تاب، صابر وشاکر، وسیع القلب، سخی، کشادہ اخلاق اور نرم مزاج کے مالک تھے، اہل مکہ میں آپ اعلیٰ مقام اور اہمیت رکھتے تھے، آپ کی بات اور رائے کو قابل احترام سمجھا جاتا، آپ کی وفات کے بعد عرصہ دراز تک علماء مکہ کی مجالس میں آپ کا ذکر جمیل جاری رہا۔(۹۳)

شیخ الخطباء والائمۃ مسجد الحرام، جسٹس مکہ مکرمہ شیخ عبداللہ مرداد ابوالخیر شہید رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالرحمٰن دھان طویل عرصہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمتہ اللہ علیہ کے قائم کردہ مدرسہ میں استاد رہے جہاں آپ نے یہ ذمہ داری احسن طریقہ سے نبھائی اور آپ کے لاتعداد تلامذہ مسجد حرام میں مدرس تعینات رہے، گورنر مکہ حسین بن علی آپ کے قدردان تھے، انہوں نے آپ کو شرعی عدالت میں جج کی نیابت اور اس نوعیت کے دیگر اہم سرکاری مناصب پیش کئے لیکن شیخ عبدالرحمٰن دھان نے معذرت کردی، آپ ولی کامل تھے، عمومی مجالس سے دور رہتے اور عوام میں زیادہ وقت گزارنا پسند نہ کرتے، آپ نے اپنی تمام توجہ تدریس پر مرکوز رکھی یہی وجہ ہے کہ خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی۔(۹۴)

شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمتہ اللہ علیہ کے ایک اہم شاگرد عالم جلیل صاحب تصانیف مدرس مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ شیخ محمد یحییٰ امان کتبی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے استاد کا ذکر ان الفاظ میں کیا :

" فضیلة الاستاذ الکبیر والعلامة النحریر المتفنن الوحید قدوة العلماء العاملین ذوالقدم الراسخ فی العلوم العقلیة والنقلیة المرحوم الشیخ عبدالرحمن دھان"۔(۹۵)

استاذ العلماء شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمتہ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے جنہوں نے مختلف علمی شعبوں میں اہم خدمات انجام دیں اور اپنے نام تاریخ کے صفحات پر یادگار چھوڑے، ان میں سے کچھ نام یہ ہیں:

۱۔ مدرس مسجد حرام علامہ سید حسین بن ابوبکر شطا مکی شافعی (۹۶)

۲۔ مدرس مسجد حرام ماہر فلکیات، سیاح، صاحب تصانیف، شاعر شیخ خلیفہ نبہانی بحرینی مکی مالکی (۹۷)

۳۔ مدرس مسجد حرام رکن مجلس شوریٰ شیخ صالح بن شیخ محمد سعید یمانی مکی شافعی (۹۸)

۴۔ مدرس مسجد حرام شاعر وادیب صاحب تصانیف شیخ عبدالحمید قدس مکی شافعی (۹۹)

۵۔ مدرس مسجد حرام شیخ عیسیٰ رواس (۱۰۰)

۶۔ مدرس مسجد حرام نگران وخادم حرم شیخ محمد کامل سندھی (۱۰۱)

۷۔ مدرس مسجد حرام شیخ محمد علی زحیبنی (۱۰۲)

۸۔ مدرس مسجد حرام شاعر و مؤرخ صاحب تصانیف شیخ محمد بن خلیفہ نبھانی (۱۰۳)

۹۔ مدرس مسجد حرام و مدرسہ صولتیہ شیخ حامد قاری حنفی (۱۰۴)

۱۰۔ مدرس مسجد حرام و مدرسہ صولتیہ، قاضی رکن مجلس شوریٰ صاحب تصانیف استاذ العلماء شیخ حسن محمد مشاط مالکی (۱۰۵)

۱۱۔ مدرس و امام مسجد حرام، قاضی، صاحب تصانیف محکمہ امر بالمعروف مکہ مکرمہ کے صدر علامہ سید محمد نور کتبی حسنی (۱۰۶)

۱۲۔ مدرس حرمین شریفین و مدرسہ علوم شرعیہ مدینہ منورہ صاحب تصانیف قاضی شیخ محمد علی ترکی نجدی (۱۰۷)

۱۳۔ امام مسجد حرام رکن مجلس شوریٰ ناظم مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ قاری شیخ عبداللہ حمدوہ قرشی عمری سوڈانی مکی مالکی (۱۰۸)

۱۴۔ مدرس مسجد حرام و مدرسہ فلاح صاحب تصانیف مؤرخ ماہر انساب شیخ محمد عربی تبانی الجزائری مکی مالکی (۱۰۹)

۱۵۔ مدرس مدرسہ صولتیہ و دار العلوم دینیہ شیخ صالح بن محمد کلنتنی مکی شافعی (۱۱۰)

۱۶۔ مدرس مدرسہ فلاح صاحب تصانیف قاضی شیخ محمد یحییٰ امان کتبی حنفی (۱۱۱)

۱۷۔ علامہ فقیہ محدث شیخ عبداللہ ازہری فلمبانی مکی انڈونیشی (۱۱۲)

۱۸۔ علامہ مدرس ادیب صاحب تصانیف شیخ محمد علی بن عبدالحمید قدس شافعی (۱۱۳)

۱۹۔ فقیہ حنفی شیخ ابوبکر بن عبداللہ ملا احسائی حنفی (۱۱۴)

۲۰۔ ناظم مدرسہ صولتیہ شیخ محمد سلیم بن مولانا محمد سعید کیرانوی مکی (۱۱۵)

۲۱۔ مرشد السالکین فقیہ ابو الاحرار شیخ فضلی بن سعید نقشبندی خالدی انڈونیشی شافعی (۱۱۶)

۲۲۔ مدرس مسجد حرام شیخ حسن بن محمد سعید یمانی مکی شافعی

۲۳۔ مدرس مسجد حرام قاضی شیخ بکر بن محمد سعید باصیل مکی شافعی

۲۴۔ مدرس مسجد حرام نائب صدر مجلس شوریٰ علامہ سید صالح بن ابوبکر شطا مکی شافعی

۲۵۔ مدرس مسجد حرام شیخ السادۃ العلویہ علامہ سید صالح بن علوی بن عقیل

۲۶۔ مدرس مسجد حرام قاضی شیخ عبدالعزیز عکاس نجدی

۲۷۔ عارف باللہ مدرس مسجد حرام علامہ سید عیدروس بن سالم البار

۲۸۔ مدرس مسجد حرام قاضی شیخ سالم شفی

۲۹۔ مسجد حرام مدرسہ صولتیہ وفلاح کے مدرس، قاضی، فاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ احمد ناضرین مکی

شافعی

حضرت مولانا شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمتہ اللہ علیہ کی کسی تصنیف کا علم نہ ہوسکا البتہ مکتبہ مکہ مکرمہ میں شیخ عثمان ابوالعلا طرابلسی کی ایک تصنیف ''الفواکہ البدریۃ'' سن تصنیف ۱۲۲۲ھ کا مخطوط ۲/علوم عربیہ بخط شیخ عبدالرحمٰن دھان سن کتابت ۱۳۱۸ھ موجود ہے جس پر بعض شروح وتعلیقات درج ہیں (۱۱۷)، اس مخطوط کے مطالعہ کے بغیر یہ طے کرنا مشکل ہے کہ یہ تعلیقات شیخ عبدالرحمٰن دھان کی اپنی تخلیق ہیں یا کتاب کے متن کی طرح یہ بھی آپ نے محض نقل کیں۔

فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ۱۳۲۳ھ میں مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمتہ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں موجود تھے، آپ کی عمر چالیس برس تھی اور آپ علم وفضل میں علماء مکہ میں نمایاں تھے، شیخ عبدالرحمٰن دھان نے فاضل بریلوی سے متعدد بار ملاقات کی اور امت مسلمہ کے درپیش مسائل ومشکلات پر باہم تبادلہ خیالات کیا پھر آپ کی دو تصنیفات الدولتہ المکیہ وحسام الحرمین پر تقریظات قلمبند کیں، آخرالذکر کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن دھان نے فاضل بریلوی کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

> ''عمدة العلماء العاملين، زبدة الفضلاء الراسكين، علامة الزمان، واحد الدهر والاوان ، الذى شهد له علماء البلد الحرام بانه السيد الفرد الامام، سيدى وملاذى الشيخ احمد رضا خان البريلوى متعنا الله بحياته والمسلمين ومنحنى هد يه فان هد يه هدى سيد المرسلين وحفظه من جميع جهاته على رغم انوف الحاسد ين''۔(۱۱۸)

۷؍صفر ۱۳۲۴ھ کو فاضل بریلوی نے آپ کو جمیع علوم اسلامیہ میں اجازت وخلافت عطا کی اور سند جاری کرتے ہوئے آپ کا اسم گرامی یوں ذکر کیا:

> ''مولانا الفاضل اخوالفضائل وابن الافاضل وابو الفواضل المتفنن فى الفهوم مولٰنا الشيخ عبدالرحمن الدهان ابن العالم العلامة والفاضل الفهامة الولى العارف بالله الرحمن حضرت الشيخ المرحوم بكرم الحنان احمد الدهان''۔(۱۱۹)

تمام تذکرہ نگار اس پر متفق ہیں کہ شیخ عبدالرحمٰن دھان علم فلکیات میں یکتا تھے (۱۲۰)، آپ نے یہ فن شیخ عبدالحمید بخش ہندی مکی سے سیکھا، شیخ عبدالحمید بخش نے اسے مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکی، شیخ عبدالرحمٰن محتشم مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۱) نیز جدہ شہر مشہور عالم شیخ علی باصبرین شافعی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۲) سے حاصل کیا (۱۲۳)، اور پھر شیخ عبدالرحمٰن دھان سے جن علماء نے فلکیات میں بطور خاص استفادہ کیا ان میں مسجد حرام کے مدرس شیخ خلیفہ نبہانی مالکی ایک اہم نام ہے (۱۲۴) شیخ نبہانی نے فلکیات پر متعدد کتب

تصنیف کیں جو مدرسہ صولتیہ کے علاوہ دارالعلوم دینیہ کے نصاب میں شامل کی گئیں، شیخ خلیفہ نبھانی سے جن علماء نے یہ فن سیکھا ان میں علامہ سید احمد بن عبداللہ دحلان مکی شافعی (۱۲۵) اور شیخ محمد یاسین فادانی انڈونیشی مکی شافعی اہم ہیں، علامہ سید احمد بن عبداللہ دحلان مدرسہ صولتیہ میں اور شیخ محمد یاسین فادانی دارالعلوم دینیہ میں فلکیات کے استاد تعینات رہے۔ (۱۲۶)

ادھر ہندوستان میں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فلکی علوم جفر، نجوم، توقیت وغیرہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے، فاضل بریلوی نے خود فرمایا کہ علم جفر میں نے کسی سے نہ سیکھا بلکہ جداول کثیرہ اس فن کی تکمیل جلیل کے لئے اپنی طبع زاد ایجاد کیں۔ (۱۲۷)

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران فاضل بریلوی کو خیال آیا کہ یہ شہر کریم تمام جہاں کا ملجاو ماویٰ ہے، اہل مغرب بھی یہاں آتے ہیں ممکن ہے کوئی صاحب جفر داں مل جائیں کہ ان سے اس فن کی تکمیل کی جائے (۱۲۸)، فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ ایک صاحب معلوم ہوئے کہ جفر میں مشہور ہیں، نام پوچھا، معلوم ہوا، مولانا عبدالرحمٰن دھان، حضرت مولانا احمد دھان کے چھوٹے صاحبزادے ہیں، میں نام سن کر اس لئے خوش ہوا کہ یہ اور ان کے بڑے بھائی صاحب مولانا اسعد دھان کہ اب قاضی مکہ معظّمہ ہیں مجھ سے سند حدیث لے چکے ہیں، میں نے مولانا عبدالرحمٰن کو بلایا، وہ تشریف لائے، کئی گھنٹے خلوت رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قاعدہ جو اُن کے پاس ناقص تھا قدرے اس کی تکمیل ہوگئی۔ (۱۲۹)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن دھان رحمتہ اللہ علیہ مرض فالج کا شکار ہوئے جس میں چار سال مبتلا رہ کر آپ نے شفا پائی، کچھ عرصہ بعد اس مرض نے آپ پر دوبارہ حملہ کیا جس کے دو روز بعد ہفتہ کی رات ۱۲رذی قعدہ۱۳۳۷ھ/ اگست ۱۹۱۹ء کو آپ نے وفات پائی، باب کعبہ کے سایہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان المعلیٰ میں دھان خاندان کے مخصوص احاطہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی، آپ کے تین فرزندان تھے جو علم سے وابستہ رہے۔ (۱۳۰)

دھان خاندان میں مزید علماء کرام بھی ہو گزرے ہیں لیکن ان کے سوانح حیات ابھی تک شائع نہیں ہوئے، جیسا کہ مدرسہ صولتیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیم کیرانوی اور دارالعلوم دینیہ کے بانی علامہ سید محسن بن علی مساوی فلمبانی مکی کے استاد مدرس مدرسہ صولتیہ شیخ داؤد عبداللہ دھان رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۱) اور علامہ فقیہ معمر ابوالحسن نورالدین علی سلاوی مراکشی مالکی (م۱۳۵۴ھ) کے استاد شیخ یوسف دھان حنفی رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۲) نیز مدرسہ صولتیہ میں شیخ محمود قاری (م۱۳۹۷ھ) کے ہم سبق شیخ عیسیٰ دھان اور شیخ محمد دھان ثانی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ (۱۳۳)

حوالہ جات وحواشی

۱۔ **المختصر من كتاب نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مكة من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر**، تالیف شیخ عبداللہ مردادابوالخیر شہید مکی حنفی (م۱۳۴۳ھ)، اختصار وترتیب محمد سعید عامودی مکی (م۱۴۱۱ھ) وسید احمد علی کاظمی بھوپالی ثم مکی (م۱۴۱۳ھ)، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء عالم المعرفۃ جدہ، ص۸۹، **نظم الدرر فی اختصار نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مكة**، اختصار وترتیب شیخ عبداللہ غازی ہندی ثم مکی (م۱۳۶۵ھ)، مخطوط ص۱۱۳

۲۔ شیخ عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر شاگردوں میں امام مسجد حرام شیخ عبدالرحمٰن طبری حسینی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۰۶۳ھ) اہم نام ہے۔ (**مختصر نشر النور**، ص۲۴۶۔۲۴۷، **نظم الدرر**، ص۳۹)

۳۔ شیخ احمد بن ابراہیم بن علان صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (م۹۷۵ھ/۱۶۲۴ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی، آپ ملا علی قاری حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۰۱۴ھ) کے ہم عصر تھے، دونوں نے عوارف المعارف کے محشی مولانا عبداللہ سندھی مدنی ثم مکی (م۹۸۴ھ) سے تعلیم پائی، شیخ احمد صدیقی کے دیگر اساتذہ میں مولانا سید عمر بن عبدالرحیم بصری اور امام سید عبدالقادر طبری حسینی مکی شافعی (م۱۰۳۳ھ) اہم ہیں، حضرت مولانا تاج الدین بن زکریا نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۰ھ۔۱۰۵۰ھ) ہندوستان سے پہلی بار مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو شیخ احمد صدیقی نے آپ سے خلافت پائی، شیخ احمد صدیقی کے تلامذہ میں آپ کے بھتیجے سیوطیٔ زماں شیخ محمد علی علان (م۱۰۵۸ھ)، شیخ الاسلام مفتی سید محمد صادق میر بادشاہ حسینی حنفی مکی (م۱۰۹۷ھ)، امام سید زین العابدین طبری مکی شافعی (م۱۰۷۸ھ)، امام مسجد حرام علامہ سید عبدالرحمٰن طبری، شیخ عبداللہ باقشیر حضرمی مکی شافعی (م۱۰۷۶ھ) صاحب تصانیف کثیرہ شیخ علی جمال مصری مکی (م۱۰۷۲ھ)، علامہ سید علی یمنی (م۱۰۶۹ھ)، علامہ سید محمد غزالی حبشی تریمی مکی (م۱۰۵۲ھ) اور شیخ محمد ابوعبداللہ عبدالعظیم موروی حنفی مکی اہم نام ہیں، شیخ احمد صدیقی نے چند کتب تصنیف کیں جن میں سے "**شرح حكم ابی مدين**" کا مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ میں محفوظ ہے۔ (**الاعلام**، خیرالدین زرکلی (م۱۳۹۶ھ)، دارالعلم للملایین بیروت، طبع ۱۰، سن طباعت ۱۹۹۲ء، ج۱، ص۸۸، **فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة**، دس اہل علم نے مل کر مرتب کی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مکتبہ ملک فھد ریاض، ص۲۸۸، **مختصر نشر النور**، ص۱۰۵۔۱۰۶، **نظم الدرر**، ص۲۴)

۴۔ شیخ ابراہیم بن عیسیٰ مکی حنفی المعروف بہ ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ (م۱۰۷۶ھ/۱۶۶۶ء) فقیہ حنفی اور مسجد حرام میں احناف کے امام تھے، آپ نے چند کتب تصنیف کیں جن میں **حاشية علی شرح العين علی الكنز** اور **حاشية علی الاشباه والنظائر** وغیرہ کتب ہیں، حرم مکی میں آپ کی ایک تصنیف "**رسالة فی التقدم علی الامام عند اركان الكعبة**" کا مخطوط موجود ہے۔ (**معجم مؤلفی**

مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلّمی یمنی، طبع اول ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء مکتبہ ملک فھد ریاض، ص ۱۴۲، **مختصر نشر النور**، ص ۳۷، **نظم الدرر**، ص ۶۴۔ ۶۵)

۵۔ شیخ محمد علی بخاری حنفی المعروف بہ القرَبی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۵۹ء) مسجد حرام میں شیخ القراء تھے جہاں خلق کثیر نے آپ سے استفادہ کیا، آپ صاحب کرامات تھے، شیخ ابراہیم ابوسلمہ سے آپ کی گہری دوستی تھے دونوں نے اکٹھے شیخ ابراہیم دھان ودیگر علماء مکہ سے تعلیم پائی اور پھر عمر بھر ایک دوسرے سے دور نہیں ہوئے، شیخ محمد علی بخاری نے اپنے اکلوتے فرزند کا نام بھی ابراہیم رکھا۔
(**مختصر نشر النور**، ص ۴۰۹۔ ۴۱۰، **نظم الدرر**، ص ۶۴۔ ۶۵)

۶۔ شیخ تاج الدین مالکی نام کے دو جلیل القدر علماء مکہ مکرمہ کے ایک ہی خاندان میں ہو گزرے، پہلے شیخ تاج الدین مالکی (م ۹۶۰ھ) امام محدث مفسر قاضی ومفتی مکہ مکرمہ تھے (**مختصر نشر النور**، ص ۱۴۹)، پھر انہی کی نسل میں سے دوسرے شیخ تاج الدین مالکی انصاری (م ۱۰۶۶ھ/ ۱۶۵۵ء) ہوئے جنہوں نے ادب، فقہ، عقائد کے موضوعات پر متعدد کتب تصنیف کیں جن میں "**الفواتح القدسیة والفوائح العطریة**" کے علاوہ ایک مجموعہ فتاویٰ وغیرہ کتب شامل ہیں (**مختصر نشر النور**، ص ۱۴۶۔ ۱۴۷، **نظم الدرر**، ص ۲۸)۔ آخر الذکر شیخ تاج الدین مالکی، شیخ ابراہیم دھان کے ہم عصر تھے، شیخ دھان نے فقہی مسئلہ کے اختلاف پر غالباً انہی کے تعاقب میں یہ رسالہ قلمبند کیا۔

اس دور کے ایک اور حنفی عالم، مفتی مکہ شیخ ابراہیم بیری رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۰۹۹ھ) نے بھی اس موضوع پر "**نقض القسمة**" کے نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا (**مختصر نشر النور**، ص ۳۹۔ ۴۴، **نظم الدرر**، ص ۲۰)، جس سے عیاں ہوتا ہے کہ یہ موضوع گیارھویں صدی ہجری کے علماء مکہ کے درمیان زیر بحث رہا۔

۷۔ شیخ بدرالدین خوج مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۷۵ھ/ ۱۸۶۲ء تقریباً) نے خاتمۃ المحدثین شیخ عبداللہ بصری شافعی (م ۱۱۳۴ھ)، شیخ احمد نخلی نقشبندی شافعی (م ۱۱۳۰ھ) اور امام جلیل فقیہ محدث مفتی وقاضی مکہ مکرمہ امام وخطیب مسجد حرام شیخ تاج الدین قلعی مکی حنفی (م ۱۱۴۹ھ) سے تعلیم پائی، معلوم رہے یہی شیخ تاج الدین قلعی عالی سند کے اعتبار سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۷۶ھ) کے سب سے اہم استاد ہیں۔ (**فهرس الفهارس والاثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات**، علامہ سید عبدالحی کتانی مراکشی (م ۱۳۸۲ھ)، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء، دارالغرب الاسلامی بیروت، ج ۱، ص ۱۷۸، **مختصر نشر النور**، ص ۱۴۰۔ ۱۴۱، ۱۴۸۔ ۱۴۹، **نظم الدرر**، ص ۷۸)

۸۔ مختصر نشر النور، ص۴۴۔۴۵، نظم الدرر، ص۲۱

۹۔ فقیہ حنفی ومفتی مکہ مکرمہ شیخ ابراہیم بن حسین بیری رحمۃ اللہ علیہ (م۱۰۹۹ھ/ ۱۶۸۸ء) کے والد ماجد اہل وعیال سمیت زیارت کے لئے مدینہ منورہ حاضر تھے کہ وہیں پر شیخ ابراہیم کی ولادت باسعادت ہوئی، آپ نے اپنے چچا شیخ بیری کے علاوہ اکابر علماء مکہ مکرمہ شیخ الاسلام عبدالرحمٰن مرشدی، سیوطیٔ زماں شیخ محمد علی علان (م۱۰۵۸ھ) وغیرہ سے تعلیم پائی پھر اپنے دور کے فقہاء کے سرتاج ہوئے، آپ کی چند تصنیفات کے نام یہ ہیں: شرح تصحیح قدوری، **السیف المسلول فی دفع الصدقة لآل الرسول، رسالة فی حکم الاشارة فی التشهد، اللمعة فی حکم الصلاة الاربع بعد الجمعة، رسالة فی حکم اسقاط الصلاة، رسالة فی ایصال الثواب للاموات، رسالة من یطلق علیه السید الشریف، بلوغ الارب فی ارض الحجازوجزیرة العرب، رسالة فی حکم الحیلة لمجاوزة المیقات الشرعی بلا احرام** مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، **رسالة مشروعیة العمرة للمکی فی اشهر الحج** مخطوط مکتبہ حرم مکی، شیخ ابراہیم بیری نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی اورام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مزار کے قریب دفن ہوئے۔(**مختصر نشر النور**، ص۳۹۔۴۲، **نظم الدرر**، ص۲۰، **فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة**، ص۱۶۹، **معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف**، ص۲۰۹)

۱۰۔ شیخ حسن بن علی عجیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۱۱۳ھ/۱۷۰۲ء) پوری اسلامی تاریخ کے اہم علماء میں سے ایک ہیں، آپ نے مختلف علوم وفنون میں متعدد علماء کرام سے استفادہ کیا، عارف باللہ وصاحب تصانیف علامہ سید صفی الدین احمد بن محمد قشاشی مدنی حسینی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۰۷۱ھ) نیز عارف باللہ علامہ سید عبدالرحمٰن محجوب مکناسی مراکشی ثم مکی ادریسی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم تصوف حاصل کر کے دونوں سے صوفیاء کے اہم سلاسل میں خلافت پائی، شیخ حسن عجیمی کو شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ صدرالدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات پر خاص عبور حاصل تھا، آپ نے مختلف موضوعات پر متعدد کتب تصنیف کیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: **اهداء اللطائف بأخبار الطائف**، طبع دوم طائف ۱۹۸۰ء، **حاشیه علی الاشباه والنظائر، بغیة الرائض فی شرح بیت ابن الفارض، تحقیق النصرة للقول بایمان اهل الفترة، مظهر الروح بسر الروح**، مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، **نشر الروائح الندیة فی سلاسل السادة الاحمدیة، اتحاف النفوس الزکیة فی سلاسل السادة القادریة**، آپ نے طائف میں وفات پائی اور وہیں پر سیدنا عبداللہ بن سیدنا عباس رضی اللہ عنہم کے احاطہ مزار میں دفن ہوئے۔(**الاعلام**، ج۲، ص۲۰۵، **فهرس الفهارس**، ج۲، ص۸۱۰۔۸۱۳، **مختصر نشر النور**، ص۱۶۷۔۱۷۳، **نظم الدرر**، ص۸۰۔۸۳، **فهرس مخطوطات مکتبة مکة**

المکرمۃ،ص۳۰۶)

انہی شیخ حسن عجیمی رحمۃ اللہ علیہ کی نسل میں سے ان کے ہم نام شیخ حسن بن عبدالرحمٰن بن حسن بن محمد بن علی بن محمد بن حسن بن علی عجیمی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۸۹ھ۔۱۳۶۱ھ) نے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی۔(الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ ،مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی، منظمۃ الدعوۃ الاسلامیۃ لوھاری دروازہ لاہور، سن اشاعت درج نہیں، ص۳۳،۵۰، نشر الدرر فی تذییل نظم الدرر فی تراجم علماء مکۃ من القرن الثالث عشر الی الرابع عشر ،شیخ عبداللہ غازی مکی، مخطوط ص۲۶۔۲۷)

۱۱۔شیخ قطب الدین خان نہر والی قادری رحمۃ اللہ علیہ (م۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء) کا خاندان ہندوستان کے صوبہ گجرات میں آباد تھا لیکن آپ ۹۱۷ھ میں لاہور پیدا ہوئے اور تقریباً ۹۳۲ھ میں والد کے ساتھ مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے اور وہاں کے اکابر علماء کرام سے تعلیم پائی، ۹۴۳ھ میں مزید حصول علم کے لئے مصر گئے نیز شام اور ترکی کا سفر کیا، پھر مکہ مکرمہ میں مدرس اور مفت احناف تعینات ہوئے، ترک سلاطین کے ہاں آپ کو قدرومنزلت حاصل تھی، آپ نے فقہ تاریخ اور ادب کے موضوعات پر بھی عربی میں متعدد کتب تصنیف کیں جن میں سے دو مقبول عام ہوئیں ان میں سے ایک مکہ مکرمہ کی تاریخ پر ’’اعلام باعلام بلداللہ الحرام‘‘ ہے جو ۱۳۰۳ھ میں مصر سے شائع ہوئی، دوسری ’’البرق الیمانی فی الفتح العثمانی‘‘ ہے جو حمد الجاسر (م۱۴۲۱ھ) کی تحقیق سے ۱۹۶۷ء و ۱۹۸۰ء میں ریاض سے شائع ہوئی، شیخ قطب الدین نے مکہ مکرمہ وفات پائی آپ کے حالات عربی کی متعدد کتب میں درج ہیں لیکن مفصل حالات البرق الیمانی کے آغاز میں دیئے گئے ہیں، (التاریخ والمؤرخون بمکۃ۔ من القرن الثالث الھجری الی القرن الثالث عشر، پروفیسر ڈاکٹر محمد حبیب ھیلہ، طبع اول ۱۹۹۴ء، مؤسسۃ الفرقان للتراث الاسلامی لندن، ص۲۴۲۔۲۵۳، الاعلام، ج۶ ص۶۔۷، فھرس الفھارس، ج۲، ص۹۴۴۔۹۶۱، مختصر نشر النور، ص۳۹۵۔۳۹۸، نظم الدرر، ص۱۴)الاعلام باعلام بلدالحرام کا ایک ایڈیشن مکتبہ علمیہ مکہ مکرمہ ے شائع کیا جس پر مفت اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۱ء) کے خلیفہ، مسجد حرام و مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ کے مدرس علامہ سید محمد امین کتبی حسنی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۴۰۴ھ) نے مقدمہ قلمبند کیا۔

۱۲۔ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، ص۳۹۷۔۳۹۸، فھرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، ص۱۱۷، مختصر نشر النور، ص۱۴۷

۱۳۔ مختصر نشر النور، ص۱۴۷

۱۴۔ نظم الدرر، ص۷۹

۱۵۔ فهرس الفهارس، ج۱،ص۵۰۴

۱۶۔ اتحاف الاخوان باختصار مطمع الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، شیخ محمد یاسین فادانی مکی، دارالبصائر دمشق، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء، ص۱۱۷، امداد الفتاح باسانید ومرویات الشیخ عبدالفتاح، شیخ محمد بن عبداللہ الرشید حنفی، مکتبہ امام شافعی ریاض، طبع اول ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء، ص۵۰۵، التاریخ والمؤرخون بمکة، ص۳۹۸، معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۳۷۴

۱۷۔ شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی (م۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء) نے مدرسہ صولتیہ، دارالعلوم دینیہ، مسجد حرام اور علماء مکہ کے گھروں میں قائم مدارس میں تعلیم پائی، آپ نے حرمین شریفین حاضر ہونے والے عالم اسلام کے چارسو سے زائد علماء ومشائخ سے استفادہ کیا، آپ کو علم روایت پر کمال حاصل تھا اور اس پر بیسیوں کتب تصنیف کیں، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ امام النحویین خاتمۃ المحققین مفتی مالکیہ دارالعلوم دینیہ کے صدر مدرس شیخ محمد علی مالکی مکی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۶۷ھ) شیخ محمد یاسین کے اہم اساتذہ میں سے ہیں۔ (تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة والسماع، شیخ محمود سعید شافعی، دارالشباب للطباعۃ قاہرہ، طبع اول، سن تصنیف ۱۴۰۳ھ، ص۸۔۱۲، بلوغ الامانی فی التعریف بشیوخ واسانید مسند العصر الشیخ محمد یاسین بن محمد عیسیٰ الفادانی المکی، شیخ محمد مختار الدین فلمبانی مکی (م۱۴۱۱ھ)، دارقتیبہ دمشق، طبع اول ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء، ص۲۸۔۳۰، من اعلام القرن الرابع عشر والخامس عشر، ابراہیم حازمی، طبع اول ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، دارالشریف للنشر والتوزیع الریاض، ج۱، ص۱۶۹۔۱۷۴)

۱۸۔ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۳۷۴، صفحہ آخر

۱۹۔ فهرس الفهارس، ج۱، ص۵۰۴۔۶۰۵، ج۲، ص۸۱۰۔۸۱۳

۲۰۔ التاریخ والمؤرخون بمکة، ص۳۹۷۔۳۹۸، اعلام، ج۲، ص۲۰۵

۲۱۔ مختصر نشر النور، ص۱۶۷۔۱۷۳، معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۳۷۴، فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، ص۴۵۶

۲۲۔ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۲۷۴

۲۳۔ مختصر نشر النور، ص۱۴۷

۲۴۔ علامہ سید امین میر غنی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ء) نے امام تاج الدین دھان کے علاوہ شیخ عبداللہ بصری اور شیخ تاج الدین قلعی کی شاگردی اختیار کی، آپ کی تصنیفات میں حاشیة علی شرح الزیلعی علی الکنز، حاشیة علی الدر المختار وغیرہ کتب ہیں، آپ نے طلاق معلق

کے مسئلہ پر مفتی شیخ عبدالرحمٰن مرشدی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۰۳۷ھ) کے ایک فتویٰ کے تعاقب میں"القول الاحری فی وقوع الطلاق المعلق علی نفقة العدة بالابراء"لکھی،مخطوط مکتبہ حرم مکی، جسے علماء مکہ نے سراہا، علامہ سید امین میرغنی کے شاگردوں میں درمختار کے محشی ابوعلی جمال الدین محمد قاضی انصاری مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے علم وفضل میں نام پایا۔(مختصر نشر النور،ص۱۳۵۔۱۳۶، ۴۰۵،نظم الدرر،ص۷۷۔۷۸،معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۴۸۳)

صوفیاء کا سلسلہ"میرغنیہ"انہی علامہ سید امین میرغنی کے بھتیجے عارف باللہ علامہ سید عبداللہ محجوب مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۱۹۳ھ) سے جاری ہوا۔

۲۵۔ ولی کامل شیخ عبدالرحمٰن بن حسن فتنی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۱۶۲ھ/۱۷۴۹ء) کے دیگر اساتذہ میں شیخ تاج الدین قلعی، محدث کبیر علامہ شیخ عید بن علی مصری نمرسی مکی مدنی شافعی(م۱۱۴۰ھ)اہم ہیں، شیخ عبدالرحمٰن فتنی مسجد حرام میں مدرس تھے اور آپ کے لاتعداد شاگرد اکابر علماء مکہ میں شمار ہوئے جن میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں: فقیہ حنفی شیخ طاہر سنبل(م۱۲۱۸ھ)، شیخ محمد عباس سنبل حنفی(م۱۲۲۸ھ)، شیخ محمد سنبل حنفی(م۱۲۱۶ھ)، شیخ الاسلام عبدالملک قلعی حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مسجد حرام کے امام وخطیب شیخ محمد مراد حنفی(م۱۲۰۵ھ)، مدرس مسجد حرام شیخ عبدالرحمٰن جستنیہ فتنی حنفی(م۱۲۱۰ھ)، شیخ عبدالرحمٰن دیار بکری حنفی(م۱۲۱۹ھ)، علامہ سید محمد بن علو تیونسی مکی حنفی(م تقریباً۱۲۱۰ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ۔(مختصر نشر النور،ص۲۴۹ودیگر صفحات)

۲۶۔عارف باللہ ومحدث جلیل شیخ محمد عقیلہ مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۱۵۰/۱۷۳۷ء) کی تصنیفات میں سے چند کے نام یہ ہیں:المنطق الفهوانی والمشهد الروحانی فی المعاد الانسانی،طبع مصر۱۳۲۸ھ،عقد الجواہر فی سلاسل الاکابر مخطوط دارالکتب المصریہ قاہرہ،رفع الذکر فی فضل الذکر مخطوط مکتبہ حرم مکی،عروس الافراح فی شرح معنی حدیث الارواح مخطوط مکتبہ حرم مکی،نسخة الوجود فی الاخبار عن حال الوجود مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ،هداية الخلاق الی الصوفية فی سائر الآفاق، مولد شریف نبوی،قاہرہ کے مذکورہ کتب خانہ میں آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی سند اجازت کا مخطوط محفوظ ہے،شیخ ابن عقیلہ نے شام،ترکی،عراق کے سفر کئے جہاں خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی،آپ نے مکہ مکرمہ کے محلّہ معابدہ میں واقع اپنی خانقاہ مین وفات پائی اور اسی میں آخری آرام گاہ بنی۔(فهرست المخطوطات دارالکتب المصرية،فواد سید وغیرہ،مطبع دارالکتب المصریہ قاہرہ، طبع ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ءحدیث ج۱،ص۹۴،۲۵۹،الاعلام،ج۶،ص۱۳، فهرس مخطوطات مکتبة مكة المكرمة،ص۴۸۰،معجم مؤلفی مخطوطات مکتبةالحرم المکی الشریف،

ص۹۵-۹۶، مختصر نشر النور، ص۴۶۲-۴۶۳، نظم الدرر، ص۱۰۰-۱۰۱)

۲۷- التاریخ والمؤرخون بمکة، ص۳۹۷، فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، ص۱۱۷

۲۸- علامہ سید عبدالحی کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ان کے فرزند جلیل علامہ سید عبدالاحد کتانی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۷۵ھ) نے قلمبند کئے جو فهرس الفهارس کے ابتدائی ۴۴ صفحات پر مطبوع ہیں، نیز دیکھیں: الدلیل المشیر الی فلك اسانید اتصال بالحبیب البشیر صلی الله علیه وآلهٖ وسلم، جسٹس مکہ علامہ سید ابوبکر حبشی شافعی (م۱۳۷۴ھ)، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء مکتبہ مکیہ مکہ مکرمہ، ص۱۴۸-۱۵۷، معجم المطبوعات العربیة، علامہ سید ادریس حسینی فاسی (م۱۳۹۱ھ) مطابع سلا مراکش، طبع ۱۹۸۸ء، ص۳۰۱-۳۰۳، الملفوظ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج۲، ص۱۲۹، الاجازات المتینہ، ص۱۹، اعلام، ج۶ ص۱۸۷، امداد الفتاح، ص۳۴۴، تشنیف الاسماع، ص۲۷۸-۲۸۴

۲۹- علامہ شیخ احمد حضراوی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۲۷ھ) کے حالات سالنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۹۹۹ء، ص۲۰۳-۲۱۵ پر درج ہیں۔

۳۰- تاج التواریخ البشر، تین جلدوں پر مشتمل ہے اور ابھی تک شائع نہیں ہوئی، مکتبہ مکہ مکرمہ میں اس کے بعض اجزاء بخط مصنف ۱۲۲/ تاریخ، ۱۲۳/ تاریخ موجود ہیں۔ (فهرس مخطوطات مکتبة مکه مکرمة، ص۴۶۰)

۳۱- شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان ڈیڑھ صدی تک مسجد حرام میں ''شیخ الخطباء والائمۃ'' کے اعلیٰ منصب پر فائز رہا، شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد اس منصب پر خدمات انجام دینے والے اس خاندان کے آخری فرد تھے، آپ نے ۱۳۴۳ھ میں سعودی انقلاب کے دوران جنگ طائف میں شہادت پائی، صاحب نثر الدرر نے آپ کے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کا ذکر کیا ہے۔ (نثر الدرر، ص۴۳)

۳۲- التاریخ والمئورخون بمکة، ص۳۹۷

۳۳- نزهته الخواطر وبهجة المسامع والنواظر، حکیم عبدالحی لکھنوی (م۱۳۴۱ھ)، طبع اول ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء دار ابن حزم بیروت لبنان، ج۸، ص۱۲۹۶، ۱۲۹۸

۳۴- معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۲۷۴، مختصر نشر النور، ص۱۲۹، ۲۴۱، نظم الدرر، ص۱۱۳، ۱۶۷، ۱۸۴

۳۵- سیر وتراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للهجرة، عمر عبدالجبار مکی

(م۱۳۹۱ھ)، طبع سوم ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء مکتبہ تہامہ جدہ، ص ۱۶۰، پر شیخ احمد دھان رحمتہ اللہ علیہ کے اساتذہ میں شیخ محمد فیلہ کا نام درج ہے جو شاید کاتب کی غلطی ہے، درست نام کچھ اور ہوگا، پیش نظر کتب میں اس نام کے کسی عالم کا ذکر نہیں ملتا۔

۳۶۔ شیخ احمد دمیاطی شافعی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء) مصر میں پیدا ہوئے، آپ شیخ الکبیر علامہ عثمان دمیاطی شافعی خلوتی مصری ثم مکی رحمتہ اللہ علیہ (م۱۲۶۵ھ) کے بھانجا وشاگرد ہیں، شیخ احمد نے مصر میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ ہجرت کی جہاں مسجد حرام میں مدرس ہوئے، شیخ احمد دھان اور مفتی شافعیہ علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۰۴ھ) آپ کے اہم شاگردوں میں سے ہیں، ۱۲۶۰ھ کے لگ بھگ مفتی شافعیہ شیخ محمد سعید قدسی مکی رحمتہ اللہ علیہ نے وفات پائی تو ان کی جگہ شیخ احمد دمیاطی نے مفتی شافعیہ کا منصب سنبھالا تا آنکہ ۱۲۷۰ھ میں آپ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور مسجد نبوی میں حلقہ درس قائم کیا پھر اسی برس وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے، مکتبہ مکہ مکرمہ میں آپ کی ''**تقریرات علی شرح الورقات**'' کا مخطوط موجود ہے۔ (**مختصر نشر النور**، ص ۸۸۔۸۹، **نظم الدرر**، ص ۱۱۵، **فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة**، ص ۱۴۰)

۳۷۔ شیخ ابراہیم کسکلی مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (م۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، کسکلی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ کے اجداد ترکی کے علاقہ اسکی شہر سے ہجرت کر کے آئے تھے یہ لفظ معرب ہوکر کسکلہ ہوگیا اور اس نسبت سے آپ کسکلی کہلائے، آپ کے اساتذہ میں مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات اولیاء وغیرہ کے مصنف محدث ومفسر شیخ محمد صالح رئیس زبیری مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ (م۱۲۴۰ھ) اور عالم جلیل خاتمۃ المحققین قاضی مکہ ومدرس مسجد حرام شیخ عمر بن عبدالرسول مکی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (م۱۲۴۷ھ) اہم نام ہیں، شیخ ابراہیم کسکلی کے فرزند شیخ عبداللہ اسکی شہری رحمتہ اللہ علیہ (م۱۳۳۱ھ) بھی عالم جلیل اور ۱۳۰۳ھ کو مسجد حرام میں مدرس درجہ اول تھے۔ (**مختصر نشر النور**، ص ۵۳، **نثر الدرر** ضمیمہ ص ۲)

۳۸۔ امام جلیل مفتی مالکیہ مدرس مسجد حرام علامہ سید احمد مرزوقی رحمتہ اللہ علیہ (م۱۲۶۲ھ/۱۸۴۶ء) مصر کے شہر سنباط میں پیدا ہوئے پھر مکہ مکرمہ ہجرت کر آئے جہاں ۱۲۶۱ھ میں مفتی مالکیہ بنائے گئے، آپ کے شاگردوں میں شیخ احمد دھان، علامہ سید احمد دحلان شافعی جیسے اکابر علماء مکہ کے نام شامل ہیں، علامہ مرزوقی نے متعدد کتب تصنیف کیں جن میں سے چند یہ ہیں: **عقيدة العوام** منظوم طبع مکہ مکرمہ ۱۳۱۷ھ، **عصمة الانبياء** منظوم طبع مکہ مکرمہ ۱۳۰۷ھ، **فيض الملك العلام شرح على مولد شرف الانام** مخطوط مکتبہ حرم مکی، **رسالة فى الذكر** مخطوط مکتبہ حرم مکی، **شرح الاجرومية بنام الفوائد المرزوقية**، آپ مسجد حرام میں مختلف علوم پر درس دیا کرتے جسے آخر عمر میں **تفسير بيضاوى**

کے درس تک محدود کردیا۔ (دار الکتب المصر یہ قاہرہ، ج۱، ص۱۹۶۔۱۹۷، مختصر نشر النور، ص۱۱۳۔۱۱۴، نظم الدرر، ص۱۱۳۔۱۱۴، معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۴۴۹۔۴۵۰)

۳۹۔ شیخ محمد مراد رحمۃ اللہ علیہ (م تقریباً ۱۲۸۰ھ) بنگال میں پیدا ہوئے جہاں سے ہندوستان جا کر وہاں کے لاتعداد علماء سے تعلیم حاصل کی پھر مکہ مکرمہ پہنچے اور مسجد حرام میں مدرس تعینات ہوئے جہاں عرب و ہند کے بکثرت طلباء نے آپ سے تعلیم پائی، آپ حدیث، فقہ اور تصوف کے علوم پڑھایا کرتے تھے، آپ کے دیگر شاگردوں میں مفتی مکہ مکرمہ علامہ سید احمد میرغنی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (پ۱۲۴۰ھ) اہم ہیں، شیخ محمد مراد بنگالی نے ستر برس سے زائد عمر میں ۱۲۸۰ھ کے لگ بھگ مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ (مختصر نشر النور، ص۴۸۰۔۴۸۱، ۱۱۸۔۱۱۹، نظم الدرر، ص۱۵۱، ۱۶۳۔۱۶۴)

۴۰۔ تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، محمد مطیع حافظ ونزار اباظہ، طبع اول ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، دار الفکر دمشق، ج۱، ص۴۳۱۔۴۳۲

۴۱۔ مختصر نشر النور، ص۸۹، نظم الدرر، ص۱۱۳

۴۲۔ فهرس دار الکتب المصریه، طبع ۱۹۲۴ء، ج۱، ص۲۹، معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، ص۲۷۴

۴۳۔ مختصر نشر النور، ص۸۹، نظم الدرر، ص۱۱۳

۴۴۔ علامہ جلیل متقن المتبحر فی المعقول والمنقول سید صالح زواوی شافعی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۱ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور بلد الحرام کے اجلہ مشائخ سے تعلیم پائی بالخصوص عارف باللہ الامام الجلیل الکبیر العلامہ المحدث الشہیر شیخ محمد سنوسی مراکشی ثم مکی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۷۶ھ)، شیخ احمد دحلان اور عالم ادیب محدث فقیہ شیخ محمد بن خضر بصری مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۲۶۰ھ تقریباً) سے استفادہ کیا، علاوہ ازیں یمن گئے اور وہاں کے علماء نیز حرمین شریفین وارد ہونے والے متعدد علماء سے اخذ کیا، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں شیخ محمد مظہر دہلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۰۱ھ) سے بیعت کر کے خلافت پائی، علامہ سید صالح زواوی مسجد حرام میں مدرس اور شوافع کے امام رہے، آپ عمر بھر تعلیم و تعلم اور مریدین کی تربیت میں منہمک رہے، مکہ مکرمہ میں وبائی مرض پھیلا جس کے باعث آپ نے وفات پائی۔ (مختصر نشر النور، ص۲۱۷، نظم الدرر، ص۱۸۰۔۱۸۱) آپ کے فرزند علامہ سید عبد اللہ زواوی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۴۳ھ) بھی عالم دین، مرشد طریقت، مصنف، سیاسی رہنما، مدرس مسجد حرام اور مفتی شافعیہ تھے جو سعودی انقلاب کے دوران جنگ طائف میں شہید ہوئے۔

۴۵۔ علامہ سید محمد ابو النصر نصر اللہ ناصر الدین خطیب دمشقی شافعی رحمۃ اللہ

علیہ(م۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) دمشق میں پیدا ہوئے اور شام، مصر، حجاز کے متعدد علماء ومشائخ سے استفادہ کیا، آپ کو مختلف علوم وفنون پر پندرہ ہزار سے زائد اشعار حفظ تھے، نیز تقریباً دس ہزار احادیث کے متون مع اسانید از بر تھے، علامہ سید عبدالحیؒ کتانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے مشرق سے لے کر مغرب اقصیٰ تک کے ممالک میں لاتعداد محدثین دیکھے جن میں علامہ سید ابوالنصر دمشقی ایسی شخصیت تھے کہ جنہیں لاتعداد احادیث کے متون نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود تک کی اسناد روایت حفظ تھیں، علامہ سید ابوالنصر خطیب نے سلسلہ شاذلیہ میں عکا شہر کے شیخ علی یشرطی رحمتہ اللہ علیہ سے خلافت پائی، آپ سے لاتعداد اہل علم نے روایت حدیث میں اجازت حاصل کی، ۱۳۲۰ھ میں آپ دسویں بار حج وزیارت کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے تو صرف مکہ مکرمہ میں موجود مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے اسّی سے زائد علماء نے آپ سے سند اجازت حاصل کی، آپ بیس برس تک شام کے مختلف علاقوں میں شرعی عدالت کے قاضی رہے اور جہاں بھی مقیم رہے وہاں کی جامع مسجد میں درس وخطبہ جمعہ دیا کرتے، آپ دمشق آئے تو شہر کی قدیم ومرکزی مسجد بنواُمیہ میں خطیب مقرر ہوئے، وہیں پر وفات پائی، آپ کی لوح مزار پر قطعات تاریخ وصال درج ہیں جنہیں شیخ محمد مطیع حافظ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، سید ابوالنصر خطیب نے اپنے مشائخ ومرویات پر کتاب ''**الکنز الفرید فی علو الاسانید**'' تصنیف کی پھر خود ہی اس کا اختصار ''**الجوھر الفرید فی علو الاسانید**'' کے نام سے کیا۔(**الاعلام**، ج۶ص۲۱۳، تاریخ علماء دمشق، ج۱، ص۲۲۲-۲۲۵، **الدلیل المشیر**،ص۴۱۳-۴۱۶، **فھرس الفھارس**، ج۱،ص۱۶۲-۱۶۳، ج۲، ص۵۸۵)

۴۶۔ محدث مدینہ منورہ علامہ سید محمد علی بن ظاہر وتری حنفی رحمتہ اللہ علیہ(م۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء) مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی، آپ نے اسلامی دنیا کے اکابر علماء ومشائخ سے استفادہ کیا جن میں شیخ عبدالغنی مجددی دہلوی مدنی(م۱۲۹۶ھ)، امام محدث مفسر شیخ صدیق کمال مکی حنفی(م۱۲۸۴ھ)، مفتی شافعیہ علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی مدنی(م۱۳۰۴ھ)، شیخ عبدالجلیل برادہ مدنی حنفی(م۱۳۲۷ھ)، شیخ ابراہیم سقا الازہری مصری(م۱۲۹۸ھ)، مفتی مالکیہ مصر شیخ محمد علیش (م۱۲۹۹ھ)، شیخ داؤد بن سلیمان جرجیس بغدادی نقشبندی(۱۲۹۹ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ اکابرین شامل ہیں، علامہ سید محمد علی وتری مدینہ منورہ میں صدر مدرس تھے، آپ امام المحدثین کہلائے، آپ کی چند تصنیفات ہیں ۱۳۱۳ھ میں دو کتب ''**رسالۃ فی تحقیق الکلام الرحمن الرحیم**'' اور'' **رسالۃ فی ھمزۃ الوصل والقطع**'' یکجا مصر سے شائع ہوئیں، ایک اور تصنیف ''**تھفۃ المدنیۃ فی المسلسلات الوتریۃ**'' مخطوط مکتب حرم مکی ہے، عالم اسلام کے لاتعداد علماء نے آپ سے اخذ کیا جیسا کہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی لکھنوی(م۱۳۴۴ھ)، مولوی عبدالحلیم ویلوری مدراسی(م۱۳۳۶ھ) اور

مولانا عنایت اللہ مٹاروی سندھی نے سفر حرمین شریفین کے دوران آپ سے روایت حدیث کی اسناد حاصل کیں، محدث مدینہ منورہ علامہ سید محمد علی وتری نے بعض علماء دیو بند کے افکار کے تعاقب میں لکھی گئی مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تقدیس الوکیل پر تقریظ قلمبند کی۔(**تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل**، نوری بک ڈپو لاہور، **الاعلام**، ج۶ ص۳۰۱، **الدلیل المشیر**، ص۴۲۳۔۴۲۵، **فھرس دارالکتب المصریۃ**، ج۱ ص۱۸۳، **فھرس الفھارس**، ج۱ ص۱۰۶۔۱۱۰، **معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف**، ص۵۰۶، **نزھتہ الخواطر**، ج۸ ص۱۲۵۹، ۱۲۶۵، ۱۳۱۵)

۴۷۔ شیخ سلیم بخاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء) دمشق میں پیدا ہوئے اور وہاں کے اکابر علماء کرام فقیہ حنفی شیخ سعید برھانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۲ھ)، مفتی شام محدث فقیہ حنفی صاحب تصانیف عدیدہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک مقبول کتاب کے مصنف نابغۂ شام علامہ سید محمود حمزاوی حسینی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۵ھ)، **فصوص الحکم** وغیرہ کتب شیخ ابن عربی کے شارح شیخ عمر عطار حمصی دمشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۸ھ) اور محدث کبیر شیخ ابوبکر عطار شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۰ھ) کی شاگردی اختیار کی، شیخ سلیم بخاری حج کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے تو وہاں چھ ماہ مقیم رہ کر اکابر علماء سے تحصیل علم کی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف کتب پڑھیں اور شیخ احمد دھان رحمۃ اللہ علیہ سے **احیاء علوم الدین** پڑھی، شیخ سلیم بخاری عثمانی فوج میں مفتی رہے نیز عثمانی عہد اور اس کے بعد کی شامی حکومتوں میں دینی وسیاسی امور سے متعلق متعدد اہم عہدوں پر تعینات رہے، چند کتب تصنیف کیں، فقہ حنفی کی اہم کتاب "**الھدیۃ العلائیۃ**" آپ کی سعی سے پہلی بار طبع ہوئی، آپ نے دمشق میں وفات پائی۔(**الاعلام**، ج۳ ص۱۱۶، **تاریخ علماء دمشق**، ج۱ ص۴۳۱۔۴۳۵)

۴۸۔ علامہ سید ابوبکر بن عبدالرحمٰن عیدروس علوی حسینی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۳) تریم شہر علاقہ حضرموت جنوبی یمن سے ملحق گاؤں حصن میں پیدا ہوئے اور حیدر آباد دکن (ہندوستان) میں وفات پائی، آپ کے دیگر اساتذہ میں علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ اہم ہیں، نیز سلسلہ رفاعیہ میں علامہ سید ابوالھدیٰ رفاعی حلبی استنبولی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۷ھ) سے خلافت پائی، علامہ سید ابوبکر نے تیس کے قریب تصنیفات یادگار چھوڑیں جن میں چند کے نام یہ ہیں: **رشفۃ الصادی من بحر فضائل النبی الھادی** (مطبوع)، **الترياق النافع بايضاح جمع الجوامع** (مطبوع)، **سلالۃ باعلوی** (مطبوع)، **حدائق ذريعۃ الناھض الی تعليم احكام الفرائض**، آپ کے شاگردوں میں عثمانیہ یونیورسٹی شعبہ اسلامیات کے صدر مولانا عبدالقدیر حیدر آبادی (م ۱۳۸۱ھ) اہم نام

ہے۔(الاعلام، ج۲،ص۶۵،بلوغ الامانی،ص۱۱۰، فہرس الفہارس، ج۱،ص۱۴۶۔۱۴۷، نزھۃ الخواطر، ج۸،ص۱۲۸۸)

۴۹۔شیخ صالح میمن کے دادا وطن سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے تو کم سن صالح آپ کے ہمراہ تھے، کچھ عرصہ بعد آپ واپس وطن چلے گئے جہاں شادی کی پھر مکہ مکرمہ جا کر شیخ العلماء مفتی مکہ مکرمہ شیخ جمال بن عبداللہ حنفی (م۱۲۸۴ھ)، شیخ احمد دحان، مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور ملا نواب کابلی مکی (م۱۳۱۰ھ) سے تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ وغیرہ علوم کی تعلیم پائی، شیخ صالح میمن نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی، آپ کے دو فرزند تھے عبدالرحیم میمن اور عبداللہ میمن۔(نثر الدرر،ص۳۸)

۵۰۔شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۴۱ھ) کے حالات پر ان کے فرزند شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء) کی ضخیم تصنیف ''مقامات خیر'' مطبوع ہے، نیز نزھۃ الخواطر، ج۸،ص۱۲۹۸

۵۱۔نزھۃ الخواطر، ج۸،ص۱۱۶۴۔۱۱۶۵

۵۲۔ نزھۃ الخواطر، ج۸،ص۱۲۹۶

۵۳۔سیر وتراجم،ص۱۶۰، مختصر نشر النور،ص۸۹،نظم الدرر،ص۱۱۳

۵۴۔مدرسہ صولتیہ کی تاریخ اور خدمات پر ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے طالب علم عبدالعزیز سلیمان عوض الفقیہ نے مقالہ بعنوان ''المدرسۃ الصولتیۃ بمکۃ المکرمۃ۔دراسۃ تاریخۃ وصفیۃ ۱۲۹۲ھ۔۱۴۱۲ھ'' لکھ کر ۱۴۱۵ھ میں اس پر ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔(معجم ما الف عن مکۃ، ڈاکٹر عبدالعزیز بن راشد سنیدی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء،ص۳۲۲)

۵۵۔مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمت اللہ علیہ (م۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۱ء) نے تحریک آزادی ہند میں حصہ لیا، مدرسہ صولتیہ کی بنیاد رکھی، عیسائیت، شیعت، وھابیت کے تعاقب میں سرگرم رہے، علامہ سید احمد دحلان مکی مدنی شافعی اور استنبول میں واقع خلافت عثمانیہ سے وابستہ اکابر علماء کرام نیز خلیفہ عثمانی کی خواہش پر عربی زبان میں عیسائیت کے تعاقب میں عظیم کتاب ''اظہار الحق''، لکھی جس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے، ریاض یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد ملکاوی نے اس کتاب پر تحقیق وتخریج کا کام کیا جسے سعودی حکومت کے قائم کردہ دارالافتاء ریاض نے ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء میں چار جلدوں میں طبع کرا کے مفت تقسیم کیا، پھر ڈاکٹر ملکاوی نے ہی اس کا خلاصہ ''مختصر کتاب اظہار الحق'' کے نام سے تیار کیا جسے ۱۴۱۶ھ میں سعودی وزارت اوقاف نے ایک جلد میں طبع کرا کے تقسیم کیا، مولانا کیرانوی کے حالات اردو وعربی کی متعدد کتب میں طبع ہو چکے ہیں، مولوی محمد سلیم کیرانوی نے آپ کے حالات پر عربی میں مستقل کتاب ''اکبر مجاھد فی التاریخ''، لکھی جو مطبوع ہے۔

۵۶۔مولانا حضرت نور افغانی رحمتہ اللہ علیہ(م۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء) نے مفتی حیدر آباد مولانا لطف اللہ علی گڑھی رحمتہ اللہ علیہ(م۱۳۳۴ھ) اور حافظ عبدالقدوس پنجابی سے تعلیم پائی، ۱۲۹۱ھ میں مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے جہاں مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی شاگردی اختیار کی پھر مدرسہ صولتیہ و مسجد حرام میں مدرس تعینات ہوئے اور خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی، آپ نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔(**مختصر نشر النور**،ص۵۰۳۔۵۰۴، **نظم الدرر**،ص۲۱۴)**تقدیس الوکیل** پر آپ کی تصدیق موجود ہے۔

۵۷۔مولانا اسماعیل کابلی اپنے والد ماجد ملا نواب کابلی(م۱۳۱۰ھ) کے ہمراہ ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے جہاں اپنے والد کے علاوہ دیگر علماء سے تعلیم حاصل کی، شیخ ابراہیم رشیدی ادریسی مکی(م۱۲۹۱ھ) سے سلوک کی منازل طے کیں نیز علامہ سید محمد بن ناصر حسینی یمنی(م۱۲۸۳ھ) سے اخذ کیا، مولانا اسماعیل نے مدینہ منورہ میں وفات پائی، آپ کی ایک عربی تصنیف ’’**مناقب ابراهيم الرشيد**‘‘ کے دو مخطوطات مکتبہ حرم مکی میں اور ایک مخطوط دار الکتب ظاہریہ دمشق میں موجود ہے۔(الاعلام، ج۱،ص۴۴، **معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشریف**،ص۴۷۲، نشر الدرر، ص۱۸)

۵۸۔العلامہ المتبحر الفقیہ الکبیر صاحب الحاشیۃ علی تحفۃ ابن حجر شیخ عبدالحمید داغستانی مکی شافعی رحمتہ اللہ علیہ(م۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء) آپ الامام الکبیر جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چند اہم کتب کے محشی شیخ الازہر شیخ ابراہیم باجوری مصری رحمتہ اللہ علیہ(م۱۲۷۷ھ) کے شاگرد خاص ہیں، شیخ عبدالحمید داغستانی کے اہم شاگردوں میں حسام الحرمین کے مقرظ مفتی شیخ عبدالکریم داغستانی مکی(م۱۳۳۸ھ)، علامہ سید سلطان داغستانی مکی(م۱۳۲۶ھ)، شیخ جعفر داغستانی مکی(م۱۳۱۲ھ)، شیخ سلیمان فقیہ مکی شافعی(م۱۳۱۵ھ)، شیخ عبداللہ خضری مکی شافعی(م۱۳۲۷ھ)، شیخ عبدالوھاب بصری مکی شافعی(م۱۳۲۲ھ) اور شیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ مکی شافعی(م۱۳۳۵ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔(**تشنیف الاسماع**،ص۳۳۵۔۳۳۶،**سیر و تراجم**،ص۱۱۶،۲۱۲، **مختصر نشر النور**، ص۱۵۶،۲۰۶،۲۰۹،۲۷۹،۲۹۳،۳۴۴،۴۱۹)

۵۹۔مفتی احناف شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی رحمتہ اللہ علیہ(م۱۳۱۴ھ) نے قاہرہ مصر میں وفات پائی، مکتبہ حرم مکی میں مخطوطات کی شکل میں آپ کی حسب ذیل تصنیفات موجود ہیں: **فتویٰ عمن دخل والامام یصلی الفجر هل یرکع رکعتی السنة**۳۸۰۱، **سهام الاصابة فی تحقیق لفظ الصحابة**۳۸۰۱، **فتویٰ حول الوقف**۳۸۰۳، **فتاویٰ فقهیة**۳۹۵۰، **فتویٰ عن العدة**۳۰۸۳۔ آپ کے چند اور شاگردوں کے اسماء گرامی یہ ہیں: مسجد حرام کے امام خطیب مدرس قاضی طائف شیخ عبدالرحمٰن عجیمی

مکی حنفی (م۱۳۰۱ھ)، امام ومدرس مسجد حرام شیخ درویش عجیمی مکی حنفی (م۱۳۴۶ھ)، امام مسجد حرام شیخ احمد اسماعیل حنفی، شیخ خلیل جبرتی حنفی نزیل مکہ مکرمہ، قاضی طائف شیخ عبدالقادر فتنی مکی حنفی (م۱۳۲۵ھ)، مکتوبات مجدد کے محشی وناشر مولانا نور احمد پسروری ثم امرتسری (م۱۳۴۸ھ)، مولانا احمد الدین چکوالی سیالوی اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ۔(**اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للھجرۃ**، محمد علی مغربی (م۱۹۹۶ء) ج۳، طبع اول ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء، مطبع مدنی قاہرہ، ص۳۳۹-۳۷۲، **معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف**، ص۳۰۵، **مختصر نشر النور**، ص۲۴۳-۲۴۴ ودیگر صفحات، **نظم الدرر**، ص۱۸۳-۱۸۴ اور دیگر صفحات، **نزھۃ الخواطر**، ج۸، ص۱۳۹۴، سالنامہ معارف رضا کراچی شمارہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، ص۱۶۵-۱۸۱)

۶۰۔ حافظ عبداللہ بن مولانا حسین ہندی مکی (م۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء) نے مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے مختلف علوم وفنون میں تعلیم پائی پھر مسجد حرام میں مدرس تعینات ہوئے، آپ ذہین وفطین تھے، متعدد کتب کے متون حفظ تھے، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور تقریباً ۳۴ برس کی عمر میں وبائی مرض کے باعث مکہ مکرمہ میں شہادت پائی۔(**مختصر نشر النور**، ص۱۶۳-۱۶۴۔ **نظم الدرر**، ص۱۹۹)

۶۱۔ علامہ سید احمد بن زینی دحلان شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء) تصنیف وتالیف، درس وتدریس اور اعلیٰ مناصب، ہر اعتبار سے علماء مکہ کے سرتاج تھے، عرب وعجم کے لاتعداد اکابر علماء نے آپ سے استفادہ کیا اور آپ سے روایت حدیث میں اسناد حاصل کیں، برصغیر سے تعلق رکھنے والے آپ کے بعض اہم تلامذہ کے نام یہ ہیں: مولانا عبدالحلیم لکھنوی (م۱۲۸۵ھ)، مولانا عبدالحیّ لکھنوی (م۱۳۰۴ھ)، مولانا نقی علی خاں بریلوی (۱۲۹۷ھ)، مولانا احمد رضا خاں بریلوی (م۱۳۴۰ھ)، مولوی عبدالسلام ہسوی فتحپوری (م۱۲۹۹ھ)، مولوی حسین علی فتحپوری (م۱۲۸۴ھ)، مولوی ابراہیم آروی (م۱۳۱۹ھ)، مولوی ذوالفقار احمد مالوی بھوپالی (م۱۳۴۰ھ)، مولوی عبدالعزیز کشمیری لکھنوی، مولوی سید عبداللہ بلگرامی (۱۳۰۵ھ)، مولوی عبدالوھاب ویلوری مالاباری قادری (م۱۳۳۷ھ)، مولوی قادر بخش سہسرامی (م۱۳۳۷ھ)، مولوی محمد بن غلام رسول سورتی (۱۳۲۴ھ)، مولوی محمد حسین الہٰ آبادی (م۱۳۲۲ھ)، مولوی محمد نعیم لکھنوی (م۱۳۱۸ھ)، مولوی نور احمد پسروری امرتسری، مولوی نور احمد ڈھیانوی۔(**نزھۃ الخواطر**، ج۷، ج۸ مختلف صفحات)

۶۲۔ **بلوغ الامانی**، ص۶۵

۶۳۔ **مختصر نشر النور**، ص۱۲۹-۱۳۰، **نظم الدرر**، ص۱۶۷-۱۶۸

۶۴۔ **اھل الحجاز بعبقھم التاریخی**، حسن عبدالحی قزاز مکی (پ۱۹۱۸ء)، طبع اول ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء مطابع مدینہ جدہ، ص۲۵۸، سیر وتراجم، ص۷۲، سالنامہ معارف رضا، کراچی، شمارہ

۱۹۹۹ء، ص ۱۹۴

۶۵۔ سید حسین بن علی ھاشمی (م۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) خلیفہ عثمانی کی طرف سے ۱۳۲۶ھ سے ۱۳۳۴ھ تک مکہ مکرمہ کے گورنر رہے پھر مملکت ھاشمیہ حجاز قائم کر کے اس کے پہلے بادشاہ ہوئے، اب آپ کی اولاد اُردن پر حکمرانی کر رہی ہے، اردن کا یہ شاہی خاندان آج بھی مسلک اہل سنت و جماعت سے وابستہ ہے، چنانچہ ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں اردن کی وزارت اوقاف کی طرف سے ملک کے دارالحکومت عمان کی شاہی مسجد شاہ عبداللہ اول شہید سے ملحقہ ہال میں مرکزی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت شاہ اردن سید عبداللہ دوم نے کی نیز اس میں شاہی خاندان کے دیگر افراد اور حکومت کے اعلیٰ عہدیداران نے شرکت کی سعادت حاصل کی، اگلے روز ملک کے کثیر الاشاعت اخبار نے اس کانفرنس سے متعلق خبر کو صفحہ اول کی ہیڈ لائن کے طور پر شائع کیا۔ (الاعلام، ج ۲، ص ۲۴۹۔۲۵۰، روز نامہ الدستور (سن اجراء ۱۹۶۷ء) عمان، شمارہ ۱۲ر ربیع الاول ۱۴۲۰ھ/ ۲۵ر جون ۱۹۹۶ء ص اول)

۶۶۔ **سیر و تراجم**، ص ۲۷ اور پھر اس سے اخذ کر کے **اھل الحجاز**، ص ۲۵۸ نیز سالنامہ معارف رضا ۱۹۹۹ء، ص ۱۹۵ پر اس ادارے کا نام ''**ھیئة تدقیقات شؤن المؤ ظفین** یعنی وظائف حاصل کرنے والوں کے حالات کی تحقیقات کا بورڈ'' درج ہے جو سیر و تراجم کے کاتب کی غلطی ہے پھر نقل در نقل ہوتا چلا گیا، **نشر النور**، ص ۱۲۹، **نظم الدرر**، ص ۱۶۸ پر درست نام دیا گیا ہے۔

۶۷۔ **مختصر نشر النور**، ص ۳۲۶، **نظم الدرر**، ص ۱۳۶

۶۸۔ **اھل الحجاز** ص ۲۵۸ پر کاتب کی غلطی سے آپ کے جج بنائے جانے کا سال ۱۳۳۷ھ کی بجائے ۱۳۷۷ھ درج ہے جب کہ **مختصر نشر النور** ص ۱۶۸، **نظم الدرر** ص ۱۶۸ نیز **سیر و تراجم**، ص ۲۷ پر درست سال یعنی ۱۳۳۷ھ مذکور ہے۔

۶۹۔ **سیر و تراجم**، ص ۲۷، **مختصر نشر النور**، ص ۱۲۹، **نظم الدرر**، ص ۱۶۸

۷۰۔ عمر عبد الجبار مکی (م ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) چودھویں صدی ہجری کے علماء مکہ کے اہم سوانح نگار تھے، آپ ھاشمی اور پھر سعودی عہد کے دوران مکہ مکرمہ میں مختلف اہم سرکاری مناصب پر تعینات رہے، ساتھ ہی علم و ادب سے وابستہ رہے اور علماء مکہ کے حالات پر مضامین قلمبند کئے جو حجاز مقدس کے معاصر اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہے پھر انہیں ''**دروس من ماضی التعلیم و حاضرہ بالمسجد الحرام**'' کے نام سے کتابی شکل دی جو ۱۳۷۹ھ میں قاہرہ سے طبع ہوئی، بعد ازاں اس کتاب میں مزید علماء مکہ کے حالات شامل کئے اور یہ ''**سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للھجرة**'' کے نام سے شائع ہوئی۔ (**الاعلام**، ج ۵، ص ۴۹، **سیر و تراجم**، ص ۷ او آخری صفحہ، سالنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۹۹۸ء، ص ۱۷۹)

۷۱۔سیر و تراجم،ص۲۷۔۷۳

۷۲۔علامہ سید عیدروس بن سالم البار مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ء) جید عالم دین وولی اللہ تھے، آپ نے تصوف وصوفیاء کے جمیع سلاسل میں اکابر صوفیاء کرام، اپنے والد ماجد علامہ سید سالم بن عیدروس البار نیز امام احمد بن حسن عطاس حضرمی (م ۱۳۳۴ھ)، علامہ سید ابوالنصر خطیب دمشقی، شیخ احمد شمس مراکشی، مفتی شافعیہ وسلسلہ عیدروسیہ علویہ کے پیر طریقت علامہ سید حسین بن محمد حبشی مکی (م ۱۳۳۰ھ)، صاحب حزم علامہ سید عیدروس بن حسین عیدروس نزیل حیدر آباد دکن (م ۱۳۴۶ھ) اور شیخ محمد معصوم مجددی دہلوی مدنی (م ۱۳۴۱ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ سے خلافت پائی، علامہ سید عیدروس البار اپنے شاگردوں اور خلفاء کو دیگر کتب کے علاوہ میلا دوقیام کے موضوع پر شیخ محمد عزب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی منظوم کتاب ''**مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم**'' پڑھایا کرتے، آپ کے بیٹے علامہ سید علی بن عیدروس البار (م ۱۴۰۹ھ) بھی عالم دین اور مسجد حرام میں مدرس تھے، اب آپ کے پوتے ڈاکٹر سید عبداللہ بن علی بن عیدروس البار مکہ مکرمہ کی علمی شخصیات میں سے ہیں، علامہ سید عیدروس البار کے چھوٹے بھائی علامہ سید ابوبکر بن سالم البار رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۴ھ) اور آپ کے والد ماجد علامہ سید سالم بن عیدروس البار رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔(**الاجازات المتینہ**،ص۵۰، **اھل الحجاز**،ص۲۶۷۔۲۷۳، **الدلیل المشیر**، ص۳۳۰۔۳۳۷، **سیر و تراجم**،ص۲۱۸۔۲۲۰، **نشر الدرر**،ص۴۲)

۷۳۔علامہ سید صالح بن علوی بن صالح بن عقیل شافعی (م ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) کو ۱۳۳۲ء میں مسجد حرام میں تدریس کی اجازت ملی، مکہ مکرمہ میں سادات علویہ بڑی تعداد میں آباد ہیں جن میں صاحبان علم وفضل موجود رہے، یہ خاندان پانچویں صدی ہجری کے امام سید علوی بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسل ہونے کی بنا پر علوی کہلاتا ہے جن کا سلسلہ نسب امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہم سے جاملتا ہے، اس خاندان کے معاملات کو بہتر طور پر چلانے کے لئے ہر دور میں ایک سربراہ منتخب کیا جاتا جسے ''**شیخ السادۃ العلویہ**'' کہتے تھے، عثمانی وھاشمی دور تک مسلمانان عالم نیز حکومت کے ہاں اس منصب کو خاص اعزاز واہمیت حاصل تھی، علامہ سید صالح شافعی اس پر خدمات انجام دینے والے آخری فرد تھے، سعودی عہد آیا تو اس منصب کو غیر مؤثر کر دیا گیا، علامہ سید صالح سے قبل ان کے گھرانہ سے علامہ سید اسحاق بن عقیل (م ۱۲۷۱ھ)، علامہ سید عبداللہ بن عقیل اور علامہ سید محمد بن اسحاق اس منصب پر تعینات رہ چکے تھے، علاوہ ازیں آپ کے والد علامہ سید علوی بن صالح (م ۱۳۳۸ھ) بھی عالم دین اور آپ پر دادا علامہ سید عقیل مکی شافعی (م ۱۲۴۷ھ) صاحب تصانیف تھے، آج کے مکہ مکرمہ میں اس گھرانہ میں علامہ سید صالح کے بھتیجے علامہ سید عبدالحمید بن زینی بن علوی عقیل، ماہر انساب اور علمی شخصیت ہیں۔(**سیر و تراجم**، ص۱۲۸، **اھل الحجاز**،ص۲۹۶۔۲۹۷، **مختصر نشر النور**،ص۱۲۸، ۳۳۹، ۳۴۵، **نظم الدرر**،

ص ۱۳۸، ۱۹۰، معارف رضا ۱۹۹۸ء، ص ۱۸۳، ۱۸۵)

۷۴۔ شیخ بکر بن محمد سعید بابصیل شافعی (م ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء) مدرس مسجد حرام کے علاوہ سعودی عہد میں قاضی رہے، آپ کی اولاد بھی علم سے وابستہ رہی (سیر وتراجم، ص ۸۴۔۸۵)، آپ کے والد ماجد شیخ الاسلام مفتی شافعیہ شیخ محمد سعید باںصیل رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۰ھ) نے **تقدیس الوکیل** اور **الدولة المکیه** و **حسام الحرمین** پر تقاریظ قلمبند کیں۔

۷۵۔ علامہ سید صالح شطا حسینی مکی شافعی بن علامہ سید ابوبکر شطا بن سید محمد زین الدین شطا (م ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء) کی عمر آٹھ برس تھی کہ آپ کے والد ماجد نے وفات پائی، شطا کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے دادا علامہ سید محمد زین الدین مصر کے شہر دمیاط میں واقع حضرت شیخ شطا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر خادم خاص تھے، اسی باعث آپ سید محمد شطا مشہور ہوئے اور بعد میں یہ لقب آپ کی اولاد کی پہچان بن گیا، آپ کے والد ماجد علامہ سید ابوبکر شطا شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۰ھ) مکہ مکرمہ کے اکابر علماء میں سے تھے جن کی متعدد تصنیفات ہیں، انہوں نے تصوف کے موضوع پر دو کتب بنام "**کفایة الاتقیاء ومنهاج الاصفیاء**" اور "**هدایة الاذکیاء الی طریقة الاولیاء**" تصنیف کیں تھیں نیز اپنے استاذ "**الدرر السنیة فی الرد علی الوهابیة**" کے مصنف علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وفضائل پر مستقل کتاب "**نفخة الرحمن فی بعض مناقب السید احمد ابن زینی دحلان**" لکھی جو بقول عمر رضا کحالہ ۱۳۵۰ھ میں مصر شائع ہوئی، آپ کے چچا علامہ سید عثمان شطا شافعی بن سید محمد زین الدین شطا رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۵ھ) بھی عالم جلیل اور صاحب تصانیف تھے، علامہ عثمان شطا نے اپنے استاد علامہ سید احمد بن زینی دحلان کی "**شرح الاجرومیة**" پر تقریرات لکھیں، شطا خاندان مکہ مکرمہ میں متعدد علماء ہو گزرے جن میں سید صالح شطا پہلے فرد ہیں جنہوں نے وھابیت اختیار کی پھر مملکت سعودی عرب کے بانی عبدالعزیز ال سعود (م ۱۳۷۳ھ) نے انہیں اپنا مشیر برائے صوبہ حجاز مقرر کیا نیز سعودی مجلس شوریٰ کے نائب صدر وغیرہ اہم عہدوں پر تعینات کیا۔ (**شرح الاجرومیه مع تقریرات**، علامہ سید احمد دحلان وعلامہ سید عثمان شطا، طبع مصر ۱۹۵۳ء، **کنز العطاء فی ترجمة العلامة السید بکری شطا**، شیخ عبدالحمید قدس مکی شافعی، طبع اول ۱۳۳۰ھ مطبع حسینیہ قاہرہ، ص ۶، ۱۲، **تشنیف الاسماع**، ص ۲۴۵۔۲۴۶، **سیر و تراجم**، ص ۱۲۴۔۱۲۷، **مختصر نشر النور**، ص ۱۴۳۔۱۴۴، **نظم الدرر**، ص ۱۶۹)

۷۶۔ شیخ عبدالعزیز بن عمر عکاس (م ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء) نجد سے مشرق میں واقع احساء شہر میں پیدا ہوئے وہیں پر اپنے چچا کے علاوہ فقیہ احناف شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن ملا احسائی اور خلافت عثمانیہ کی طرف سے قاضی احساء شیخ عبیداللہ پشاوری سے تعلیم پائی، مزید حصول علم کے لئے مکہ مکرمہ کی راہ لی اور وہاں

کے علماء سے مختلف علوم پڑھے، پھر بادشاہ عبدالعزیز ال سعود نے شیخ عکاس کو جبیل شہر کا قاضی مقرر کیا اور ۱۳۷۳ھ میں محکمہ امر بالمعروف میں احساء اور اس سے ملحقہ علاقوں کے لئے صدر نامزد کیا۔(سیر و تراجم،ص۱۸۸۔۱۸۹)

۷۷۔ شیخ محمد علی بلخیور(م۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰ء) کے دیگر اساتذہ میں شیخ صالح بافضل(م۱۳۳۳ھ)، شیخ عمر باجنید(م۱۳۵۴ھ) اور شیخ محمد سعید بابصیل شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی شامل ہیں، شیخ بلخیور جب مدرس ہوئے تو مسجد حرام میں باب داؤدیہ کے سامنے حلقۂ درس منعقد کرتے۔(سیر و تراجم،ص۲۴۹۔۲۵۱)

۷۸۔عرب وعجم سے تعلق رکھنے والے جن علماء ومشائخ کو فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عطا کی ان کے ناموں کی حتمی فہرست تاحال منظر عام پر نہیں آئی، الدلیل المشیر سے معلوم ہوا کہ شیخ احمد بن عبداللہ ناضرین مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۷۰ھ/۱۹۵۰ء) نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔(بلوغ الامانی،ص۶۵، تشنیف الاسماع،ص۵۹۔۶۰، الدلیل المشیر،ص۴۷۔۵۱،نشر الدرر،ص۲۴)

۷۹۔شیخ حسن یمانی بن شیخ محمد سعید یمانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) مسجد حرام کے باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب درس دیا کرتے،آپ کے تلامذہ میں حجاز مقدس کے مشہور محقق وسعودی علماء سپریم کونسل کے رکن پروفیسر ڈاکٹر عبدالوھاب ابوسلیمان مکی(پ۱۳۵۵ھ) اہم نام ہیں۔(روزنامہ عکاظ جدہ، ریاض،۲۴نومبر۱۹۹۷ء،ص۴، بلوغ الامانی،ص۶۴۔۶۵)،آپ کے والد ماجد شیخ محمد سعید یمانی مکی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۵۴ھ) نے حسام الحرمین پر تقریظ لکھی۔

۸۰۔شیخ سالم شفی مکی(م۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ء) مسجد حرام میں مدرس کے علاوہ ھاشمی عہد کے مکہ مکرمہ میں فوری انصاف فراہم کرنے والی عدالت کے قاضی اور پھر سعودی عہد میں اعلیٰ عدالت میں قاضی ونائب تعینات رہے۔(سیر و تراجم،ص۱۱۳۔۱۱۵، نشر الدرر،ص۳۳)

۸۱۔ مختصر نشر النور،ص۱۳۰،نظم الدرر،ص۱۶۸

۸۲۔حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین،مولانا احمد رضا خاں بریلوی،مکتبہ نبویہ لاہور،طبع ۱۹۷۵ء،ص۷۹

۸۳۔ الاجازات المتینہ،ص۳۳

۸۴۔ایضاً،ص۴۹

۸۵۔مختصر نشر النور،ص۱۲۹

۸۶۔ سیر و تراجم،ص۷۲، اھل الحجاز،ص۲۵۸،سالنامہ معارف رضا۱۹۹۹ء،ص۱۹۴

۸۷۔ شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی (م ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) مدرس صولتیہ میں کتب خانہ کے محافظ تھے، آپ علماء مکہ کے اہم سوانح نگار تھے، نشر النور کی تلخیص **نظم الدرر** کے نام سے تیار کی پھر اس کا تکملہ **نشر الدرر** تصنیف کیا۔ تاریخ وسیر وغیرہ موضوعات پر عربی میں آٹھ ضخیم تصنیفات ہیں جن میں سے ایک ''فتح القوی'' شائع ہوئی اور باقی کے مخطوطات محفوظ ہیں۔ (**فتح القوی فی ذکر اسانید السید حسین الحبشی العلوی**، شیخ عبداللہ غازی، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، ناشر سید محمد حبشی مکہ مکرمہ، ص ۸۵۔ ۹۳)

۸۸۔ نظم الدرر حاشیہ، ص ۱۶۸

۸۹۔ سیر وتراجم، ص ۱۶۰۔ ۱۶۲، **مختصر نشر النور**، ص ۲۴۱۔ ۲۴۲، **نظم الدرر**، ص ۱۸۴۔ ۱۸۵

۹۰۔ امداد الفتاح، ص ۳۷۸

۹۱۔ ملا یوسف بن الحاج اسماعیل بنگالی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، قرآن مجید حفظ کیا پھر ہندوستان آ کر مزید تعلیم حاصل کی اور واپس مکہ مکرمہ پہنچ کر شادی کی اور مدرسہ صولتیہ نیز مسجد حرام میں مدرس تعینات ہوئے، آپ کا سن ولادت ووفات کہیں درج نہیں لیکن اتنا واضح ہے کہ آپ نے ۱۳۰۸ھ کے بعد مکہ مکرمہ میں وفات پائی، آپ کے دو بیٹے یعقوب اور ایوب نام کے تھے۔ (**مختصر نشر النور**، ص ۵۱۹، **نظم الدرر**، ص ۲۱۵)

۹۲۔ شیخ عبدالحمید بخش ہندی مکی (م ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء) بچپن میں ہندستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے جہاں قرآن مجید حفظ کیا اور دیگر علوم حاصل کئے، آپ ماہر فلکیات تھے اور خلق کثیر نے آپ سے استفادہ کیا، آپ عالم فاضل، زاہد وعابد اور بکثرت تلاوت قرآن مجید کے پابند تھے، مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی۔ (**مختصر نشر النور**، ص ۲۳۵، **نظم الدرر**، ص ۱۹۴)

۹۳۔ سیر وتراجم، ص ۱۶۰۔ ۱۶۲

۹۴۔ مختصر نشر النور، ص ۲۴۱۔ ۲۴۲، **نظم الدرر**، ص ۱۸۴۔ ۱۸۵

۹۵۔ نشر الدرر، ص ۷۷

۹۶۔ علامہ سید حسین شطا بن سید ابوبکر شطا مکی شافعی (م ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) کے دیگر اساتذہ میں آپ کے بھائی علامہ سید احمد شطا (م ۱۳۳۲ھ) کے علاوہ مفتی شافعیہ علامہ سید حسین حبشی مکی (م ۱۳۳۰ھ)، شیخ محمد یوسف خیاط مکی (وفات انڈونیشیا) اور علامہ سید عبداللہ دحلان مکی شافعی (م ۱۳۶۰ھ انڈونیشیا) کے نام شامل ہیں، سید حسین شطا جب مسجد حرام میں مدرس ہوئے تو باب زیادۃ کے برآمدہ میں حلقہ درس منعقد کیا کرتے، آپ کے بیٹے سید علوی شطا مدرسہ عزیزیہ مکہ مکرمہ کے ادارہ سے طویل عرصہ وابستہ رہے پھر طائف

شہر میں محکمہ بجلی کے سربراہ ہوئے۔(سیر و تراجم ص۹۳۔۹۵، اھل الحجاز ص۲۹۵۔۲۹۶)

۹۷۔شیخ خلیفہ بن حمد نبہانی مالکی (م۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء) بحرین میں پیدا ہوئے اور ۱۲۸۷ھ میں جب کہ آپ کی عمر سترہ برس تھی، آپ ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے اور مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ نیز وہاں پر وارد ہونے والے عالم اسلام کے اکابر علماء سے مختلف علوم وفنون اخذ کئے، پھر ۱۳۲۳ھ میں مسجد حرام میں مدرس نیز مالکیہ کے امام مقرر ہوئے، آپ ماہر غوطہ خور، انجینئیر ،علم فلک وتوقیت کے ماہر، سیاح، متعدد کتب کے مصنف اور فقیہ مالکی تھے، ایک بار حج کے ایام میں ایک حاجی زمزم کے کنواں میں گر کر مر گئے تو حکومت نے نعش باہر نکالنے اور کنویں کی صفائی کے لئے بندرگاہ جدہ سے چند ماہر غواص طلب کئے، لیکن وہ کنویں میں اترنے کی ہمت نہ کر پائے، اس پر شیخ خلیفہ نبہانی تن تنہا اس میں اترے اور نہ صرف نعش کو باہر نکالا بلکہ پانی کے اندر موجود ملبہ کے مقامات کی نشان دہی کی نیز پانی کی پیائش لی، ۱۳۲۶ھ میں آپ نہر زبیدہ وچشمہ زعفران کے انجینئیر بنائے گئے، آپ نہر زبیدہ میں داخل ہوئے اور اس کے تمام حصوں کا معائنہ کرنے کے بعد اس سے ملحق دوسرے چشمہ سے باہر نکلے، علاوہ ازیں آپ مکہ مکرمہ میں توقیت پر تحقیق کرنے والے ادارہ کے سربراہ تھے، آپ انڈونیشیا، بصرہ، سنگاپور، مسقط، عدن، زنجبار، کویت اور افریقہ کی سیاحت کی، آپ کی تصنیفات کے نام یہ ہیں:

الوسیلة المرعیة لمعرفة الاوقات الشرعیه، جداول الدائرة المغناطیسیة لمعرفة القبلة الاسلامیة، التقریرات النفیسة فی بیان البسیطة والکبیسة، منظومة فی منازل القمر، مجموعة رسائل فی علم الفلك، رسالة رسم البسائط، ثمرات الوسیلة لمن اراد الفضیلة فی العمل بالربع المجیب، آپ کے شاگردوں میں امام سید علوی بن عباس مالکی مکی رحمتہ اللہ علیہ (م۱۳۹۱ھ) اہم نام ہے، آپ کے حالات پر آپ کے ایک اور شاگرد شیخ محمد یاسین فادانی مکی شافعی نے مستقل کتاب ’’**فیض الرحمن فی اسانید وترجمة شیخنا خلیفة بن حمد آل نبهان**‘‘ تصنیف کی، شیخ خلیفہ کا سن وفات **سیر وتراجم** میں ۱۳۶۲ھ اور **نشر الدرر** میں یکم ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ مذکور ہے۔(**بلوغ الامانی** ص۵۲، **تشنیف الاسماع** ص۱۹۰۔۱۹۳، **سیر وتراجم**، ص۱۰۱۔۱۰۴)

۹۸۔شیخ صالح بن شیخ محمد سعید یمانی مکی شافعی (پ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء) آپ شیخ عبدالرحمٰن دھان کے خاص شاگرد تھے، آپ عالم شباب میں مسجد حرام میں مدرس ہوئے جہاں باب عمرہ کے قریب حلقہ درس منعقد کرتے، حجاز مقدس میں انقلاب برپا ہوا تو اس دوران آپ ترک وطن کر کے انڈونیشیا چلے گئے جہاں آپ کے والد کے شاگردوں نے آپ کی بھرپور پذیرائی کی اور آپ وہاں لغت نیز فقہ شافعی پڑھانے میں مشغول ہو گئے اور کئی عشروں بعد ۱۳۷۰ھ میں واپس مکہ مکرمہ لوٹے جہاں مجلس شوریٰ کے رکن بنائے

گئے۔(اهل الحجاز،ص۲۹۷۔۲۹۸،سیر وتراجم،ص۱۲۹۔۱۳۰)

۹۹۔شیخ عبدالحمید قدس مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ(۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء) نے مختلف موضوعات پر نظم ونثر میں تیس سے زائد تصنیفات یادگار چھوڑیں جن میں سے چند نام یہ ہیں: المفاخر السنية مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، قصة المولد النبوی الشريف مخطوط مکتبہ مکہ مکرمہ، رسالۃ فی تراجم علماء مکۃ مخطوط مکتبہ حرم مکی، الجوهر المضية فی الاخلاق المرضية المأ ثورة عن خير البرية منظوم طبع مصر ۱۳۱۹ھ، الذخائر القدسية فی زيارة خير البرية طبع اول مصر ۱۳۲۱ھ، انذار الحاضر والباد عن كتابة اسم معظم على الكفن بما يثبت جرمه كالمواد، طبع مصر ۱۳۲۲ھ، ارشاد المهتدی الی شرح كفاية المبتدی، طبع مصر ۱۳۰۹ھ، الانوار السنية على الدرر البهية، طبع مکہ مکرمہ ۱۳۱۳ھ، جزء تفسير القرآن العظيم (انڈونیشی زبان)، طبع مصر ۱۳۲۲ھ، آج کے دور میں آپ کے ایک پوتے محمد علی قدس حجاز مقدس کے اہم ادباء میں شمار ہوتے ہیں اور دوسرے پوتے ڈاکٹر عصام عمر قدس جدہ شہر میں واقع آنکھوں کے سب سے بڑے ہسپتال "مستشفى العيون" کے ڈائریکٹر ہیں۔(كنز النجاح والسرور فی الادعية التی تشرح الصدور، شیخ عبدالحمید قدس، طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، تقدیم از قلم محمد علی قدس، فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة۔ قسم التاريخ، ڈاکٹر محمد حبیب ھیلہ، طبع اول ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء مؤسسۃ الفرقان للتراث الاسلامی لندن، ص۷۶۔۷۷، فهرس دار الكتب المصرية، ج۱،ص۲۸۵،۲۹۹،۴۹۹، معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكی الشريف، ص۴۰۳)

۱۰۰۔شیخ عیسیٰ رواس مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء)، آپ شیخ عبدالرحمٰن دھان کے شاگرد خاص تھے، علاوہ ازیں مدینہ منورہ میں مولانا عبدالباقی لکھنوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۶۴ھ) سے استفادہ کیا، پھر مسجد حرام کے علاوہ مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ میں طویل عرصہ مدرس رہے، نیز اپنے گھر پر بھی تدریس جاری رکھی، آپ عمر بھر روضہ اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے پابہ رکاب رہے اور اس نیت سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لاتعداد سفر کئے، آپ جرأت وشجاعت میں مشہور تھے، آپ شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں آسودۂ خاک ہوئے۔(اهل احجاز،ص۲۹۹۔۳۰۱، الدليل المشير،ص۳۳۷، سیر وتراجم،ص۲۱۵۔۲۱۷)

۱۰۱۔شیخ محمد کامل سندھی(م۱۳۵۳ھ) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مسجد حرام میں شیخ عبدالرحمٰن دھان کے علاوہ شیخ محمد صالح کمال حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۳۲ھ) اور مفتی شافعیہ شیخ محمد سعید بابصیل رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم پائی پھر مسجد حرام کی انتظامیہ میں ملازمت اختیار کی اور ائمہ ومؤذنین، مدرسین ومعلمین کے معاملات پر نگران مقرر ہوئے نیز حلقہ درس قائم کیا، آپ کے تین بیٹے ہوئے، شیخ عبدالسلام، شیخ عبداللہ

کامل اور شیخ سعید، اول الذکر اپنے والد کی جگہ ملازم ہوئے جبکہ ثانی الذکر سعودی عہد میں ایوان شاہی میں مختلف اہم عہدوں پر تعینات رہے۔(سیر و تراجم، ص۲۴۶۔۲۴۸)

۱۰۲۔ شیخ محمد علی رھینی (م۱۳۵۱ھ) مسجد حرام میں باب داؤدیہ و باب عمرہ کے درمیان برآمدہ میں انڈونیشیا کے طلباء کو قرآن مجید کی تعلیم اور فن تجوید سکھاتے۔(اھل الحجاز، ص۳۰۸، سیر و تراجم، ص۲۵۷۔۲۵۹)

۱۰۳۔ شیخ محمد بن شیخ خلیفہ نبھانی مالکی (م۱۳۷۰ھ) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مسجد حرام و مدرسہ صولتیہ میں تعلیم پائی، ۱۳۳۱ھ میں بحرین کا مطالعاتی دورہ کیا پھر وہیں سے عراق پہنچے اور بصرہ شہر کے قاضی بنائے گئے جہاں پہلی جنگ عظیم کے دوران انگریزوں نے آپ کو قید و بند میں مبتلا کیا، آپ نے تاریخ وغیرہ موضوعات پر نظم و نثر میں بارہ کتب تصنیف کیں جو مصر سے طبع ہو کر پوری دنیا عرب تک پہنچیں پھر ان کے مزید ایڈیشن شائع ہوئے۔(الاعلام، ج۶، ص۱۱۱، سیر و تراجم، ص۲۷۵۔۲۷۷)

۱۰۴۔ شیخ حامد بن شیخ عبداللہ قاری ہندی مکی (م۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) کے والد شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۳۷ھ) مکہ مکرمہ میں شیخ القراء تھے، اس خاندان کے متعدد افراد حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۵۶ھ) کے حلقہ ارادت میں شامل تھے، شیخ احمد قاری نے مسجد حرام و مدرسہ صولتیہ میں تعلیم پائی پھر ترکوں کے عہد میں ۱۳۳۱ھ میں مدرسہ صولتیہ اور ۱۳۳۲ھ میں مسجد حرام میں مدرس ہوئے، ھاشمی عہد حکومت نے مدرسہ راقیہ قائم کیا تو ۱۳۳۷ھ میں آپ کو اس میں مدرس مقرر کیا، ۱۳۳۹ھ میں بندرگاہ ینبع کے قاضی بنائے گئے اور ۱۳۴۳ھ میں حجاز مقدس میں سعودی انقلاب برپا ہوا تو شیخ حامد قاری مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ہندوستان پھر انڈونیشیا اور سنگاپور پہنچے پھر جزیرہ بورنیو کی راہ لی، آپ جہاں بھی مقیم رہے تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، ۱۳۵۸ھ میں واپس مکہ مکرمہ پہنچے اور مدرسہ تحضیر البعاث میں مدرس ہوئے، ۱۳۵۹ھ میں قاضی طائف کے معاون، ۱۳۶۴ھ میں قنفذہ کے قاضی اور ۱۳۶۶ھ میں دوبارہ قاضی ینبع بنائے گئے، جہاں سے ۱۳۸۵ھ میں ریٹائرڈ ہوئے، آپ نے تفسیر، اصول حدیث اور منطق کے موضوعات پر چند کتب تصنیف کیں، مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی، آپ کے تین بیٹے شیخ محمد قاری، شیخ شاکر قاری و شیخ عبدالباری نام کے ہوئے جن میں سے اول الذکر علم فرائض کے ماہر اور مکہ مکرمہ شرعی عدالت سے وابستہ رہے۔(مجلة الاحکام الشرعية، شیخ احمد بن عبداللہ قاری (م۱۳۵۹ھ)، تقدیم از قلم ڈاکٹر عبدالوھاب ابو سلیمان مکی و ڈاکٹر محمد ابراہیم احمد علی مکی، مکتبہ تھامہ جدہ، طبع اول ۱۴۰۱ھ/ 1981ء، ص۶۸۔۷۰، ماہنامہ المنھل جدہ، اپریل ۱۹۷۶ء، شیخ ماجد کیرانوی مکی کا مضمون بعنوان ''الشیخ حامد عبداللہ قاری ''ص۲۹۵۔۲۹۶، تجلیات مہر انور، مفتی سید شاہ حسین گردیزی، طبع اول ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء مکتبہ مہریہ گولڑا شریف اسلام آباد، مختلف صفحات)

۱۰۵۔ شیخ حسن بن محمد مشاط مکی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء) شیخ عبدالرحمٰن دھان کے شاگرد خاص تھے، آپ سے صحیح مسلم وغیرہ کتب پڑھیں، شیخ مشاط کے دیگر اساتذہ میں شیخ حمدان بن محمد الجزائری ونیسی مدنی (م ۱۳۳۸ھ)، شیخ محمد علی مالکی اور مولانا عبدالباقی لکھنوی مدنی وغیرہ علماء ہیں، بعد ازاں آپ عمر بھر مسجد حرام ومدرسہ صولتیہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، ۱۳۷۲ھ میں مجلس شوریٰ کے رکن بنائے گئے، آپ نے مختلف موضوعات پر پندرہ کتب تصنیف وتالیف کیں جن میں امام الہمام شیخ العلوم قطب زماں مصر کے اکابر صوفیاء کرام کے سلسلہ خلوتیہ کے پیر طریقت سیدی علامہ سید احمد دردیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۰۱ھ) کی علم توحید پر منظوم کتاب ''الخريدة البهية'' کی شرح بنام ''البهجة السنية فی شرح الخريدة'' ایک اہم کتاب ہے جو انڈونیشیا سے شائع ہوئی اور وہاں کے نهضة الوطن نامی مدارس کی تمام شاخوں کے نصاب میں شامل کی گئی، آپ کی دوسری اہم کتاب '' انارة الدجىٰ فی مغازی خير الورىٰ صلى الله عليه وسلم '' ہے جو علامہ احمد بن محمد بدوی مجلسی شنقیطی (م ۱۲۲۰ھ) کی غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر منظوم کتاب کی شرح ہے جس میں تیس غزوات کے واقعات درج ہیں، شیخ حسن مشاط نے سوڈان، مصر، شام اور لبنان کے دورے کئے، مصر میں شیخ محمد زاہد الکوثری (م ۱۳۷۱ھ)، شیخ سلامت عزامی قضاعی اور شیخ مصطفیٰ حمامی (م ۱۳۶۹ھ) اور شام میں علامہ سید صالح فرفور حنفی (م ۱۴۰۷ھ) وشیخ عبدالوھاب صلاحی رشیدی دمشقی (م ۱۳۸۲ھ) وغیرہ اکابر علماء ومشائخ اہل سنت سے ملاقاتیں کیں، آپ کے ایک فرزند شیخ احمد مشاط (پ ۱۳۴۰ھ) ہوئے جو حافظ قرآن وعالم دین تھے، جن کے تین بیٹے محمود مشاط، محمد مشاط اور جمیل مشاط ہیں جو علم وادب سے وابستہ ہیں ان میں ثانی الذکر سعودی عرب کے مشہور شاعر وادیب ہیں، شیخ حسن مشاط کے شاگرد ڈاکٹر عبدالوھاب ابوسلیمان مکی نے اپنے استاد کی دو تصنیفات انارة الدجىٰ اور الجواهر الثمينة پر تحقیق وتخریج کی نیز حواشی لکھے اور ان کے آغاز میں آپ کے حالات قلمبند کئے بالخصوص آخر الذکر کتاب میں آپ کے مفصل حالات درج ہیں جو شیخ مشاط کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔ (الجواهر الثمينة فی بيان ادلّة عالم المدينة، شیخ حسن مشاط ڈاکٹر عبدالوھاب ابوسلیمان، طبع دوم ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء دار الغرب الاسلامی بیروت، ص ۱۷۔۷۲، انارة الدجىٰ فی مغازی خير الورىٰ صلى الله عليه وسلم، شارح شیخ حسن مشاط، تحقیق ڈاکٹر عبدالوھاب ابوسلیمان، طبع چہارم ۱۴۱۴ھ، دار الغرب الاسلامی بیروت، ج ۱، ص ۳۱۔۵۲، ماہنامہ اهلاً وسهلاً، جدہ نومبر ۱۹۹۸ء، محمد مشاط کی نظم بعنوان ''ان تكلفت الهوىٰ''، ص ۶۳، اعلام الحجاز، ج ۳، ص ۳۰۷۔۳۳۵، تشنيف الاسماع، ص ۱۵۹۔۱۶۳، نثر الدرر، ص ۲۷)

۱۰۶۔ علامہ سید محمد نور کتبی حسنی مکی مدنی (۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) کا خاندان ہندوستان کے ضلع فیض آباد میں آباد تھا، آپ کے والد علامہ سید ابراہیم کتبی (م ۱۳۶۸ھ) حصول علم کے لئے ۱۲۸۹ھ میں

ہندوستان سے نکلے اور افغانستان و ایران سے ہوتے ہوئے عراق پہنچے جہاں بغداد میں مزار سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین کے ہاں سالہا سال مقیم رہ کر درس وتدریس میں مشغول رہے، پھر وہاں سے مدینہ منورہ حاضر ہونے کے بعد مکہ مکرمہ پہنچے جہاں مستقل قیام کر کے کتابوں کی تجارت شروع کی تا آنکہ وہیں پر وفات پائی، آپ کے بیٹے علامہ سید محمد نور مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے مدرسہ صولتیہ میں تعلیم پائی پھر سعودی عہد کے ابتدائی ایام میں مسجد حرام میں نماز ظہر کے امام مقرر ہوئے، نیز محکمہ عدل سے وابستہ ہوئے اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے قاضی تعینات رہے، ۱۳۴۶ھ میں وھابی عقائد کے تحفظ کے لئے کام کرنے والے سرکاری ادارہ امر بالمعروف کی شاخ مکہ مکرمہ کے صدر بنائے گئے، آپ کی ایک تصنیف ''**النخبة المعتبرة فی مناسك الحج والعمرة علی المذاهب الاربعة**'' مصر سے شائع ہوئی، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ (**اعلام من ارض النبوة**، سید انس بن یعقوب بن ابراہیم کتبی حسنی مدنی، طبع اول ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء، مطابع دار البلاد جدہ، ج ۲، ص ۱۸۷۔ ۲۰۶، **رجال من مكة المكرمة**، سید زہیر بن محمد جمیل بن ابراہیم کتبی حسنی مکی، طبع اول ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء، مطابع دار الفنون جدہ، ج ۳، ص ۱۰۸۔ ۱۲۳)

۱۰۷۔ شیخ محمد بن علی ترکی حنبلی (م ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء) علاقہ نجد کے شہر عنیزہ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم وطن میں پائی پھر ۱۳۳۵ھ میں مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں داخلہ لیا نیز مسجد حرام میں قائم حلقات دروس میں حاضر ہوئے، شیخ عبدالرحمٰن دھان سے علم حدیث پڑھا، ۱۳۳۷ھ میں شیخ ترکی ہندوستان آئے جہاں دہلی، بمبئی، حیدر آباد اور کلکتہ میں علم حدیث اخذ کیا، ۱۳۴۰ھ میں مصر و فلسطین اور شام کا سفر کیا، ۱۳۵۷ھ میں ریاض اور خلیج کے دیگر علاقوں کا دورہ کیا پھر حرمین شریفین میں مدرس مقرر ہوئے، ۱۳۴۵ھ میں قاضی مدینہ منورہ بنائے گئے، ان ایام میں شیخ سید عبدالقادر اسکندرانی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۲ھ) نام کے ایک اہم اہلسنت عالم تھے جنہوں نے دمشق سے ماہنامہ ''**الحقائق**'' (سن اجراء ۱۳۲۸ھ) جاری کیا تھا، جس میں عقائد اہل سنت کی تشریح وتوضیح نیز وھابیہ ودیوبندیہ کی تردید میں مقالات شائع کئے جاتے تھے نیز علامہ اسکندرانی نے خود ردوھابیت پر دو کتب ''**النفخة الزكية فی الرد علی شبه الغرفة الوهابية**'' اور ''**الحجة المرضية فی اثبات الواسطة التی نفتها الوهابية**'' تصنیف کر کے شائع کیں جس پر شیخ محمد ترکی نے قیام دمشق کے دوران علامہ اسکندرانی کے خلاف ایک کتاب ''**النفحة علی النفحة والمنحة**'' تصنیف کی جو ناصر الدین حجازی کے فرضی نام سے دمشق سے شائع کی گئی، شیخ ترکی مدینہ منورہ میں مولوی حسین احمد فیض آبادی دیوبندی (م ۱۳۷۷ھ) کے بڑے بھائی مولوی احمد فیض آبادی (م ۱۳۵۸ھ) کے قائم کردہ مدرسہ علوم شرعیہ (سن تاسیس ۱۳۴۰ھ) میں مدرس رہے، ہاشمی عہد میں اہل مدینہ منورہ نے حکومت سے یہ شکایت کی کہ مذکورہ مدرسہ وھابیت پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے، ان

دنوں عالم جلیل شیخ عبدالقادر شلبی طرابلسی مدنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۹ھ) محکمہ تعلیم مدینہ منورہ کے ناظم تھے، آپ نے تحقیق کے بعد اس مدرسہ کو مقفل کرنے کے احکامات جاری کئے چنانچہ حجاز مقدس پر آل سعود کی حکمرانی قائم ہونے کے بعد اس کے دروازے دوبارہ کھل پائے۔ (**اعلام من ارض النبوۃ**، ج ۲، ص ۳۵۔۴۴، نیز ص ۱۷۹۔۱۸۵، **تاریخ علماء دمشق**، ج ۲، ص ۵۷۳۔۵۷۴، **نثر الدرر**، ص ۶۴)

۱۰۸۔ شیخ عبداللہ حمدوہ حسینی (م ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء) سوڈان میں پیدا ہوئے، قرآن مجید حفظ کیا اور قرأت سیکھی پھر ہجرت کر کے مکہ مکرمہ پہنچے جہاں مزید تعلیم حاصل کی اور مدینہ منورہ حاضر ہو کر وہاں تعلیم قرآن کریم کا مدرسہ بنا کر ایک برس مقیم رہے پھر واپس مکہ مکرمہ آئے اور مدرسہ قائم کر کے اس میں قرآن مجید و تجوید کی تعلیم دینے لگے، ۱۳۳۰ھ میں مکہ مکرمہ میں مدرسہ فلاح قائم ہوا تو آپ اس سے وابستہ ہوگئے، ۱۳۳۶ھ میں اس کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور وفات تک یہ ذمہ داری نبھائی، آپ ھاشمی عہد میں مجلس شوریٰ کے رکن اور سعودی عہد کے ابتدائی ایام میں مسجد حرام کے امام تعینات رہے، آپ کی تصنیفات میں ''مفتاح التجوید'' وغیرہ کتب ہیں۔ (**بلوغ الامانی**، ص ۳۳، **الدلیل المشیر**، ص ۱۹۳۔۱۹۶، **نثر الدرر**، ص ۴۱۔۴۲)

۱۰۹۔ شیخ محمد عربی بن تبانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) الجزائر میں پیدا ہوئے، قرآن مجید حفظ کرنے اور ابتدائی تعلیم کے بعد تیونس جا کر زیتونہ یونیورسٹی کے علماء سے استفادہ کیا، دوسری جنگ عظیم سے پہلے مدینہ منورہ پہنچے اور وہاں کے بعض علماء سے اخذ کیا، ۱۳۳۶ھ میں مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور شیخ عبدالرحمٰن دھان سے مختلف علوم کی متعدد کتب پڑھیں، ۱۳۳۸ھ میں مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ میں مدرس مقرر ہوئے نیز مسجد حرام میں حلقہ درس قائم کیا جہاں خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی، آپ کی متعدد تصنیفات میں سے چند کے نام یہ ہیں: **اتحاف ذوی النجابة بما فی القرآن والسنة من فضائل الصحابة، اعتقاد اهل الایمان بنزول المسیح ابن مریم علیه وعلی نبینا السلام آخر زمان، اسعاف المسلمین والمسلمات بجواز القرأة ووصول ثوابها الی الاموات، برأة الاشعریین، ادراك الغایة من تعقب ابن کثیر فی البدایة**، نیز علامہ ابن قیم کی تصنیف زاد المعاد میں درج بعض مسائل کے رد میں ایک کتاب لکھی، آپ کی وفات مکہ مکرمہ میں اور تدفین جنت المعلیٰ قبرستان میں ہوئی اور متعدد بار ایسا ہوا کہ آپ کی قبر کھل گئی تو آپ کا جسم جوں کا توں پایا گیا خوشبوئیں اُٹھ رہی تھیں۔ (**امداد الفتاح**، ص ۳۷۷۔۳۷۹، **تشنیف الاسماع**، ص ۳۷۱۔۳۷۵، **نثر الدرر**، ص ۷۱۔۷۳)

۱۱۰۔ شیخ صالح بن محمد بن عبداللہ بن ادریس کلنتنی مکی شافعی (م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۶۰ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور اپنے دادا وغیرہ علماء سے تعلیم پانے کے بعد ۱۳۳۶ھ میں شیخ محمد بن یوسف خیاط رحمۃ اللہ علیہ

کے قائم کردہ مدرسہ خیریہ (سن تاسیس ۱۳۲۶ھ) میں اور ۱۳۳۸ھ میں مدرسہ صولتیہ میں داخلہ لیا نیز مسجد حرام میں اکابر علماء سے تعلیم مکمل کی، ۱۳۳۸ھ پھر ۱۳۴۴ھ میں اپنے آبائی وطن انڈونیشیا گئے اور وہاں تدریس کا سلسلہ شروع کیا، ۱۳۵۰ھ میں مدرسہ صولتیہ اور ۱۳۵۶ھ میں دار العلوم دینیہ مکہ مکرمہ میں مدرس تعینات ہوئے اس دوران حرم مکی میں وارد ہونے والے عالم اسلام کے متعدد اکابر علماء کرام سے استفادہ اٹھایا، منطق ونحو کے علوم پر آپ کی تصنیفات مقبول عام ہوئیں، آپ نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور قبرستان المعلٰی میں اپنے استاد جلیل شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے مخصوص احاطہ میں آپ کی قبر بنی۔ (تشنیف الاسماع، ص۲۴۷۔۲۴۹)

۱۱۱۔ شیخ محمد یحیٰ امان کتبی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء) نے مدرسہ صولتیہ ومسجد حرام میں تعلیم پائی اور ۱۳۳۳ھ میں آپ نے امتحان پاس کیا جس کی بنیاد پر آپ کو مسجد حرام میں تدریس کی اجازت دے دی گئی، ۱۳۳۶ھ سے ۱۳۶۴ھ تک آپ مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ میں استاد رہے پھر اسی برس مکہ مکرمہ عدالت کے رکن قاضی اور ۱۳۷۰ھ میں طائف کے قاضی بنائے گئے، مدرسہ فلاح سے طویل وابستگی کے دوران آپ نے روضہ حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زیارت کے لئے لاتعداد سفر اختیار کئے، آپ کی تصنیفات یہ ہیں، **مختصر الهداية، التيسير شرح منظومة التفسير، تهذيب الترغيب والترهيب، نزهته المشتاق** اور **فتح العليم الشافی**۔ (**الدليل المشير**، ص۳۹۸۔۴۰۱، **نثر الدرر**، ص۷۷۔۷۸)

۱۱۲۔ شیخ عبداللہ بن محمد ازھری فلمبانی جاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، آپ کے دیگر اساتذہ میں علامہ سید ابوبکر شطا شافعی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سید سلطان داغستانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ محمد بن یوسف خیاط مکی رحمۃ اللہ علیہ اہم نام ہیں، شیخ عبداللہ فلمبانی عالم جلیل، ادیب اور شاعر تھے، آپ مکہ مکرمہ سے اپنے آبائی وطن انڈونیشیا چلے گئے۔ (بلوغ الامانی، ص۱۶۳۔۱۶۴، **مختصر نشر النور**، ص۲۸۶، **نظم الدرر**، ص۱۹۰)

۱۱۳۔ شیخ محمد علی بن شیخ عبدالحمید قدس شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور اپنے جلیل القدر والد نیز ان کے متعدد اساتذہ سے تعلیم پائی اور شیخ محمد محفوظ ترمسی (م۱۳۳۸ھ) سے اخذ کیا پھر قاہرہ (مصر) جاکر جامعہ الازھر کے علماء سے استفادہ کیا، واپس آکر اپنے والد کی طرح تدریس اور تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کیا اور ردشیعت پر ایک کتاب "**السعادة ومطالب الاسلام فی حب الصحابة الكرام**" نیز متعدد مقالات قلمبند کئے، ۱۳۴۳ھ میں مکہ مکرمہ پر ال سعود خاندان نے شورش کی تو بہت سے اہل حجاز کی طرح آپ نے بھی اہل وعیال سمیت ہجرت میں ہی عافیت سمجھی اور اپنے آبائی وطن انڈونیشیا کی راہ لی، جہاں مشرقی جاوہ میں مدرسہ محمدیہ قائم کرکے اس کے ساتھ مسجد تعمیر کرائی، نیز

ایک رسالہ بنام ''المرأة المحمدیہ'' جاری کیا پھر انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں اشاعت علم میں مگن رہے وہیں وفات پائی۔(تشنیف الاسماع، ص۴۰۳، کنز النجاح والسرور، تقدیم، صفحہ۔و)

۱۱۴۔ صاحب کرامات شھیرہ شیخ ابوبکر بن عبداللہ ملا احسائی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء) کا خاندان سعودی عرب کے مشرقی صوبہ میں احساء نامی علاقہ کے شہر ہفوف میں آباد ہے، صاحب تصانیف عدیدہ، فقیہ، محدث، مرشد شیخ ابوبکر بن محمد ملا احسائی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۲۷۰ھ) اس خاندان کے جد امجد تھے، شیخ ابوبکر بن عبداللہ نے شیخ عبدالرحمٰن دھان رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اپنے والد شیخ عبداللہ ملا احسائی حنفی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سید داؤد بن جرجیس بغدادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سید ابوبکر شطا شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ سلیمان زھدی خالدی نقشبندی مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۰۸ھ) کی شاگردی اختیار کی، اور خود شیخ ابوبکر بن عبداللہ کے تلامذہ میں علامہ سید علوی بن عباس مکی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اہم نام ہے۔(شخصیات رائدہ من بلادی، معاذ آل مبارك احسائی، دار الوطنیۃ، ج۲، ص۷۰، امداد الفتاح، ص۳۸۱) شیخ ابوبکر بن عبداللہ کے ایک فرزند فقیہ حنفی ومربی شیخ محمد بن ابوبکر ملا احسائی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۹۵ھ) نے مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۴۰۱ھ) سے خلافت پائی، اور آپ کے دوسرے فرزند فقیہ، محدث، شاعر شیخ عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملا(پ۱۳۲۳ھ) نے مدرسہ صولتیہ ومسجد حرام میں تعلیم پائی، شیخ العلماء مکہ علامہ سید محمد بن علوی مالکی(پ۱۳۶۲ھ۔ف۱۴۲۵ھ) کی ولادت پر تہنیتی قصیدہ لکھا، کویت کے سابق وزیر اوقاف عالم اجل و مرشد علامہ سید یوسف بن ھاشم الرفاعی کی خدمات کے اعتراف میں ایک طویل قصیدہ موزوں کیا نیز ''حوار مع المالکی'' کے مصنف شیخ عبداللہ منیع نجدی(پ۱۳۴۹ھ) کی ہجو لکھی، موجودہ دور میں شیخ عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملا کے علاوہ شیخ احمد بن عبداللہ بن ابوبکر ملا حنفی اور شیخ یحییٰ بن محمد بن ابوبکر ملا حنفی اس خاندان کے اہم علماء ہیں۔

۱۱۵۔ شیخ محمد سلیم بن مولانا محمد سعید کیرانوی مکہ(م۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مدرسہ صولتیہ ومسجد حرام میں تعلیم پائی، آپ مولانا رحمت اللہ کیرانوی مکی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی مولانا علی اکبر کیرانوی کے پوتے ہیں، ۱۳۴۱ھ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد صولتیہ میں مدرس مقرر ہوئے، ۱۳۴۵ھ میں ہندوستان آئے اور شادی کی، ۱۳۴۸ھ میں واپس مکہ مکرمہ پہنچے اور صولتیہ میں تدریس جاری رکھی، ۱۳۵۷ھ میں آپ کے والد نے وفات پائی تو ان کی جگہ اس مدرسہ کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے، ۱۳۵۸ھ میں پھر ہندوستان آئے اور دہلی میں صولتیہ کی مالی اعانت کے لئے دفتر قائم کیا، ۱۳۶۰ھ میں واپس مکہ مکرمہ چلے گئے، ۱۳۶۱ھ میں پھر ہندوستان آئے، آپ تقریباً ۵۲ برس تک مدرسہ صولتیہ سے وابستہ رہے، اردو میں چند کتب تصنیف کیں، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔(ماہنامہ المنہل جدہ، ربیع الاول ۱۳۹۸ھ/ مارچ

۱۹۷۸ء،ص۲۲۲۔۲۲۴، تشنیف الاسماع،ص۲۳۱۔۲۳۲،نشر الدرر،ص۷۵)،دیوبندی افکار کے تعاقب میں لکھی گئی مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل'' پرآپ کے والد مولانا محمد سعید کیرانوی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ موجود ہے۔

۱۱۶۔ابوالاحرار شیخ فضلی بن سعید نقشبندی شافعی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) انڈونیشیا کے شہر بورنیو کے قریب گاؤں میں پیدا ہوئے اور مقامی علماء سے حصول علم کے بعد مکہ مکرمہ پہنچے جہاں سالہا سال مقیم رہ کر تعلیم مکمل کی پھر واپس وطن پہنچے اور اپنے والد گرامی سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ میں خلافت پائی پھر اپنی آبائی خانقاہ میں بیٹھ کر عمر بھر طلباء و مریدین کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہے، وہیں وفات پائی۔(تشنیف الاسماع،ص۴۴۰)

۱۱۷۔ فھرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة،ص۳۹۹

۱۱۸۔ حسام الحرمین،ص۸۲۔۸۳

۱۱۹۔ الاجازات المتینہ،ص۴۸۔۴۹

۱۲۰۔ سیر و تراجم،ص۱۶۰،مختصر نشر النور،ص۲۴۲، نظم الدرر،ص۱۸۴

۱۲۱۔شیخ عبدالرحمٰن محتشم بن مولوی معظم(م۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء) ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ جابسے، جہاں علم فلکیات میں خلق کثیر نے آپ سے استفادہ اٹھایا، وہیں پر وفات پائی۔(مختصر نشر النور،ص۲۵۰،نظم الدرر،ص۱۳۰)

۱۲۲۔شیخ علی بن احمد باصبرین شافعی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء) کے دیگر شاگردوں میں علامہ سید سالم عطاس حضرمی شافعی(م۱۳۱۶ھ) اور شیخ مصطفیٰ عفیفی مصری مکی شافعی(م۱۳۰۸ھ) اہم ہیں،مکتبہ مکہ مکرمہ میں شیخ باصرین کی تصنیف ''مزیل الریب ومزیح الحلك فی حقیقة اوقات الفرائض فی علم الفلك'' اور ریاض یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں ''معاتبة الاحبة والاخوان فی علم المیقات'' کے مخطوطات موجود ہیں۔(الاعلام،ج۴،ص۲۶۰،مختصر نشر النور، ص۲۰۴،۴۹۹،فھرس مکتبة مکة المکرمة،ص۵۰۲)

۱۲۳۔ مختصر نشر النور،ص۲۳۵،۲۵۰

۱۲۴۔ شیخ خلیفہ نے یہ فن شیخ عبدالرحمٰن دھان کے علاوہ شیخ محمد بن یوسف خیاط سے سیکھا۔(سیر و تراجم،ص۱۰۱)۔حسام الحرمین والدولة المکیه پر انہی شیخ خیاط کی تقریظات موجود ہیں۔

۱۲۵۔علامہ سید احمد بن عبداللہ بن صادق بن زینی دحلان مکی شافعی کے والد امام مسجد حرام، صاحب تصانیف، ماہر فلکیات، سیاح علامہ سید عبداللہ بن صادق دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ(م۱۳۶۰ھ

انڈونیشیا) نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی (سیر و تراجم،ص۲۰۸،الاجازات المتینة، ص۳۳،۵۰)

۱۲۶۔سیروتراجم،ص۱۰۳

۱۲۷۔الملفوظ،ج۲،ص۱۴۸۔۱۴۹

۱۲۸۔ایضاً،ص۱۴۷

۱۲۹۔ایضاً

۱۳۰۔ تشنیف الاسماع،ص۲۴۹، سیروتراجم،ص۱۶۰،مختصرنشرالنور،ص۲۴۲، نظم الدرر،ص۱۸۵

۱۳۱۔ تشنیف الاسماع،ص۲۳۱،سیروتراجم،ص۳۹۳،نثرالدرر،ص۷۵

۱۳۲۔تشنیف الاسماع،ص۴۱۷

۱۳۳۔مجلة الاحکام الشرعیة،ص۷۴